ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی وتحقیقی میگزین

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ اپریل 2006ء

درس قرآن

نبی کریم ﷺ کی شان برہانیت

درس حدیث

گستاخ رسول شرعاً واجب القتل ہے!!!

سچی حکایات

دانش حجاز

میلاد شریف کی برکات اور اعتراضات کے جوابات

Blessings of Milad Sharif And Answers to Objections

Pir Muhammad Afzal Qadri

Translator:
[illegible]
[illegible]

دار الافتاء اہلسنت

- خیار عیب اور اس کے مسائل!
- زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟
- زکوٰۃ کے فوائد اور نہ دینے کے نقصانات!
- دوران سفر دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنا؟
- بیع حقیقی اور بیع صوری کا حکم؟

حکمران مسلمانوں کے نازک ترین دینی جذبات کا احترام کریں!

اللہ تعالیٰ اور تمام انبیاء کی گستاخی کے انسداد کیلئے عالمی سطح پر مؤثر قانون سازی کی جائے!

ناموس رسالت کیلئے اہلسنت نے اپنی مذہبی وسیاسی تنظیموں اور علماء ومشائخ کا آل پارٹیز اجلاس طلب کرلیا ہے!

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی موجودہ صورتحال سے متعلق انٹرنیشنل میڈیا کو بریفنگ

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو بھلائی کی دعوت دے ، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

ڈنمارک اور بعض دیگر ممالک میں رسول اللہ کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف امت مسلمہ سراپا احتجاج بن گئی

پوری دنیا کے کونے کونے ، شہر شہر ، قریہ قریہ ، گلی گلی زبردست احتجاجی مظاہرے ، شاندار ریلیاں ، عظیم جلسے ، کامیاب سیمنار ، سخت ترین ہڑتالیں ، بھرپور تحفظ ناموس رسالت کانفرنسیں اور تاریخی عالمگیر احتجاج ، ہماری آن ہماری جان رسول اللہ پر قربان ...... غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے ...... گستاخ رسول کو سزا دو ...... توہین رسالت کے قانون میں ترمیم واپس لو ...... ہم اپنے نبی کے دیوانے ...... یا رسول اللہ ہم شرمندہ ہیں ، آپ کے گستاخ زندہ ہیں ...... جیسے فلک شگاف نعروں سے دنیا گونج اٹھی ۔ کائنات پر واضح ہوگیا کہ امت مسلمہ اپنے نبی کی گستاخی ہرگز برداشت نہیں کرسکتی : پیر افضل قادری

اللہ تعالیٰ ، جملہ انبیاء کرام اور کتب سماویہ کی گستاخی کے انسداد کیلئے مسلم اور غیر مسلم ممالک مؤثر اقدامات اٹھائیں !

اس ایمانی تحریک میں کوئی سیاسی ایجنڈا ہرگز شامل نہ کیا جائے ! بلکہ امت مسلمہ تحریک کو پرامن انداز میں اہداف حاصل ہونے تک جاری رکھے

حکومت پاکستان توہین رسالت ایکٹ 295 سی میں ترمیم واپس لے تاکہ یہ مقدس قانون صحیح طریقہ سے مؤثر ہو جائے !

اسلامی ممالک UNO کی جنرل اسمبلی میں مؤثر قانون سازی کروائیں تاکہ آئندہ غیر مسلم ممالک میں بھی کوئی گستاخی کی جسارت نہ کرسکے !

وگرنہ غازی علم الدین شہید کی سنت کا احیاء کیا جائے ! تحفظ ناموس رسالت کے تمام اسیروں کے خلاف جھوٹے پرچے ختم اور انہیں رہا کیا جائے

14 فروری کو لاہور مال روڈ پر توڑ پھوڑ اسلام مخالف ایجنسیوں نے اس تحریک کو بند کرانے اور بدنام کرنے کیلئے کرائی !

فتح مکہ کے موقع پر تمام کفار کو معاف کردیا لیکن 10 گستاخان رسول کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ، چنانچہ گستاخ رسول ابن خطل کو کعبہ کے پردوں سے نکال کر قتل کیا گیا

پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقدہ کانفرنسوں کنونشوں جلسے جلوسوں ریلیوں پریس کانفرنسوں اور کئی ٹی وی چینلوں پر پیر محمد افضل قادری مدظلہ کے خطابات عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام امریکہ ، افریقہ ، یورپ اور ایشیائی و عرب ممالک میں زبردست احتجاج کیا گیا اور بے شمار پروگرام منعقد کیے گئے

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج اور تحفظ ناموس رسالت کی آواز بلند کرنے کیلئے

گرفتاریوں ، رکاوٹوں ، چھاپوں پابندیوں اور سختیوں کے باوجود عاشقان مصطفےٰ کا لاہور تا راولپنڈی کامیاب ٹرین مارچ ، ٹرین اور اسٹیشنوں پر کثیر فورسز کی تعیناتی کے باوجود جگہ جگہ شاندار استقبال

ٹرین مارچ ناکام بنانے کیلئے حکومت کے تمام حربے ناکام ، مرکزی ناظم عالمی تنظیم اہلسنت ضیاء اللہ قادری ، قائدین اور کارکنوں سمیت راولپنڈی پہنچنے میں کامیاب

ٹرین مارچ شروع ہونے سے قبل ہی لاہور اسٹیشن سے امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کو سینکڑوں کارکنوں سمیت گرفتار کرلیا گیا ، جبکہ ٹرین مارچ میں شامل ہونے والے کئی قافلوں کو مختلف علاقوں سے زیر حراست لے لیا گیا ، اور لاہور اسٹیشن سے اور اسکی طرف آنے والے سینکڑوں کارکن بھی اریسٹ کرلئے گئے

پیشوائے اہلسنت پیر افضل قادری نے پرامن ''ناموس رسالت ٹرین مارچ'' لاہور تا راولپنڈی کی قیادت کرنا تھی ، اور لاہور ، گوجرانوالہ ، وزیرآباد ، گجرات ، لالہ موسیٰ ، کھاریاں کینٹ ، جہلم ، گوجرخان ، مندرہ ، راولپنڈی کے ریلوے اسٹیشنز پر خطابات کرنے کے بعد راولپنڈی اسٹیشن پر آئندہ کا تحریکی لائحہ عمل اور اعلامیہ پیش کرنا تھا ۔ لیکن حکومت نے انہوں لاہور اسٹیشن پر ٹرین مارچ شروع ہونے سے قبل ہی ساتھیوں اور کارکنوں سمیت گرفتار کرلیا ۔ گرفتاری کے موقع پر میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت دشمنان اسلام کا پوری امت مسلمہ کے ایمان و اعتقاد پر خطرناک ترین حملہ ہے ۔ لہٰذا امت مسلمہ کا شرعی فریضہ ہے کہ گستاخی رسول کے مستقل انسداد کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھا کر اپنی زندگی کا ثبوت دے ۔ بعد ازاں تنظیم نے حکمرانوں کے گھیراؤ اور سخت ایکشن کا اعلان کردیا جس پر رات گئے حکومت نے پیر صاحب اور لاہور ، گوجرانوالہ ، شیخوپورہ اور دیگر اضلاع سے ایک ہزار سے زیادہ گرفتار کارکنوں کو رہا کردیا ۔ ٹرین مارچ کے اختتام پر خصوصی پیغام میں پیر صاحب کہا ہے کہ میں ان تمام عاشقان رسول ﷺ کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے ہر مشکل کا مقابلہ کرکے حق کا پرچم بلند کیا ۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا 962 واں سالانہ عرس مبارک اختتام پذیر ، اس موقع پر 19 صفر پیر کی آخری دعا پیشوائے اہلسنت قبلہ پیر صاحب نے کروائی

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ اردو / English

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ربیع الاول 1427ھ

مارچ/اپریل 2006ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

حمد باری تعالیٰ

اے خالق و مالک رب علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب ہے میرا، میں بندہ تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم منگتے ہیں تو معطی ہے، ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم جرم کریں تو عفو کرے ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
تو والی ہے ہر بے کس کا تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کے لئے در تیرا کھلا سبحان اللہ سبحان اللہ
رازق ہے مور و مگس کا تو غفار ہے نیک و بد کا تو
ہے سب پہ تیری جود و عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم عیبی ہیں ستار ہے تو، ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پہ بھی ایسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ سالک مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا سبحان اللہ سبحان اللہ

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ آشنائے حقیقت وہ کن کا نکتہ شناس
شفیع ختم رسل رہنما و خیر الناس
جب آپ آئے زمانے کا جاگ اٹھا احساس
بدل گیا ہے یقین میں ہر اک گمان و قیاس
حضور آپ کے آنے سے چھٹ گئی ظلمت
پہن لیا شب تیرہ نے چاندنی کا لباس
آپ کے نام کی عظمت کو کیا بیان کروں
آپ کے نام کی برکت سے ہے شہد میں مٹھاس
کوئی بتائے غلامان مصطفیٰ کے سوا
کسی کو آج تک دنیا بھی آسکی ہے راس
وہ خوش نصیب ہے جس کو بلا لیا طیبہ
اور ایک میں کہ ترے شہر کیلئے ہوں اداس

حرمت رسول ﷺ (نظم)

نہ رکھو کافروں سے کچھ تعلق اے مسلمانو! جو دشمن ہیں تمہارے دین کے ان کو تو پہچانو!
کبھی سوچا ہے دل میں کس نبی کی امت ہو؟ اٹھو ہشیار ہو کر مخبر صادق کے پروانو!
بڑے اونچوں سے اونچا ہے رسول پاک کا جھنڈا زمیں کیا یہ فضا بھی ہے تمہاری اے جہانبانو!
زمانے بھر کو ختم المرسلیں کی شان دکھلا دو! رسالت کی شمع روشن ہے اے شمع کے پروانو!
جھنجھوڑا ہے ہماری غیرت ایمان کو باطل نے پٹاری کھل گئی پھر سے مداری کی ہے فرزانو!
جوانوں کی جوانی باعث شرمندگی کیوں ہو؟ رلاتی ہے تمہاری بے حسی مذہب سے بیگانو!
بتاؤ تم میں علم الدین غازی نام ہے کس کا؟ گوارا کر سکو گے راجپالوں کو پہلوانو؟
تقاضا ہے مسلمانوں کی غیرت کا حمیت کا مگر کب سے پڑے خوابیدۂ غفلت ہو نادانو!
کہاں مومن کو زیبا ہے رہے باطل سے وہ دبکر ذرا انگڑائی لو ناموسِ ملت کے نگہبانو!
اگر پربت بھی آجائے تمہاری راہ میں آڑے الٹ کر پھینک دو کوہ ہمالہ کو بھی مستانو!
عزیز القادری ہے موت برحق موت وہ اچھی جو راہ حق میں آئے حق یہی ہے، اس کو حق جانو!

پیشکش: "قادری نعت کونسل" نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

گستاخی رسول کے انسداد کیلئے عالمی سطح پر مؤثر قانون سازی کا مطالبہ کیا جائے!

دنیا بھر میں 2006ء تحفظ ناموس رسالت کا سال منایا جائے!

ارشاد نبوی ہے:

"لَایُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ."

ترجمہ: "تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اُس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" حوالہ: "صحیح بخاری شریف" کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان، حدیث:14۔ و صحیح مسلم۔

اس حدیث مبارک کی روشنی میں محبت نبوی ایمان کی اساس ہے، لہذا کسی بھی مسلمان کیلئے اپنے آقا رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی ناقابل برداشت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے گستاخان رسول کو ماورائے عدالت قتل کیا اور اب بھی اگر مسلم حکمرانوں اور اقوام عالم نے گستاخی رسول کے انسداد کیلئے مؤثر قانون سازی نہ کی تو شمع رسالت کے پروانے غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ لہذا مسلم حکمران اسلامی ممالک میں گستاخی رسول کے انسداد کیلئے مؤثر قوانین بنائیں اور غیر مسلم ممالک میں UNO کے ذریعے قانون سازی کرانے کیلئے ٹھوس بنیادوں پر اقدامات اٹھائیں۔

شمع رسالت کے پروانوں کو چاہئے کہ گستاخانہ خاکوں کے خلاف تحریک تحفظ ناموس رسالت کو محض مذمت واحتجاج تک محدود نہ رکھیں بلکہ مسلم حکمرانوں اور اقوام عالم کو گستاخی انبیاء کے انسداد کا مؤثر قانون بنانے پر مجبور کریں اور 2006ء کا پورا سال "تحفظ ناموس رسالت کا سال" منائیں، سیمینار اور کانفرنسیں کریں، اخبارات میں فیچر اور مضامین لکھیں اور مسلم حکمرانوں اور اسلامی ممالک کے سفیروں پر دباؤ بڑھائیں اور تمام وہ ممکنہ اقدامات اٹھائیں جو ضروری ہیں۔

حکومت پنجاب ڈاکٹر سرفراز نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خاں اور دیگر شمع رسالت کے پروانوں کے خلاف جھوٹے مقدمات ختم کرے!!!

حکومت پنجاب ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خاں، اور دیگر شمع رسالت کے پروانوں کے خلاف جھوٹے مقدمات ختم کرے اور اہلسنت سے اس ظلم پر معافی مانگے۔ کیوں کہ حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ 14 فروری کو مال روڈ پر آگ لگانے اور توڑ پھوڑ کا فعل شنیع حکومتی ایجنسیوں نے کرایا تھا اور اس کا مقصد طاغوتی طاقتوں کی ایماء پر تحریک تحفظ ناموس رسالت چلانے والے افراد کو بدنام کر کے تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو کمزور کرنا تھا۔

marfat.com

نبی کریم ﷺ کی
شان برھانیت

پیشوائے اہلسنّت
پیر محمد افضل قادری، مدظلہ العالی

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

"یا ایھاالناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبینا." (1)

ترجمہ: "اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نہایت واضح دلیل آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن کر دینے والا نور نازل کر دیا۔"

یا ایھا الناس (اے لوگو):

اس آیت مبارکہ میں یہ نہیں فرمایا: اے مکہ والو! یا اے عرب والو! بلکہ فرمایا اے لوگو! اس میں نبی اکرم ﷺ کی رسالت عامہ کی طرف واضح اشارہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کسی خاص شہر یا قبیلہ یا نسل کے لئے نہیں بلکہ آپ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے رسول ہیں۔

بلکہ دیگر دلائل سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ انسانوں کے علاوہ دیگر تمام مخلوقات کے بھی نبی ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

"ارسلت الی الخلق کافة." (2)

ترجمہ: "مجھے ساری کی ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (3)

یہی وجہ ہے کہ درختوں اور پتھروں نے بھی آپ کا کلمہ پڑھا ہے اور آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا ہے۔

برھان:

امام راغب اصفہانی مفردات میں فرماتے ہیں:

برھان برہ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے سفید ہوا۔

نیز لکھتے ہیں:

"فالبرھان اوکد الادلة."

ترجمہ: "برھان مضبوط ترین دلیل کو کہتے ہیں۔"

حافظ ابن کثیر دمشقی تفسیر ابن کثیر میں برھان کے تحت لکھتے ہیں:

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، سرہ نساء، آیت نمبر 174.

حوالہ 2: "صحیح مسلم" کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب الاول، حدیث نمبر 812.

حوالہ 3: "صحیح ابن حبان" جلد نمبر 6، صفحہ نمبر 87، طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت.

marfat.com

"القاطع للعذر والحجة المزيلة للشبه."

ترجمہ: "یعنی وہ دلیل جس کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے اور جو ہر قسم کے شبہوں کو جڑ سے اکھاڑ دے" (4)

لہذا برہان وہ نہایت واضح اور مضبوط ترین دلیل ہے جو دعویٰ کو ثابت کردے اور اس سلسلہ میں کوئی شبہ یا عذر باقی نہ چھوڑے۔ اور دلیل کالغوی معنی ہے کسی چیز کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو جائے۔ جیسے دھوپ سے سورج کے طلوع ہونے کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ منطقیوں کے نزدیک برہان اس دلیل کو کہتے ہیں جس کے تمام مقدمات (اجزاء دلیل) قطعی اور یقینی ہوں۔

یہاں برہان سے مراد نبی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں:

☆ صحابی رسول سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"برهان ای رسول من ربکم محمد ﷺ."

ترجمہ: "برہان یعنی تمہارے رب کی طرف سے رسول حضرت محمد ﷺ۔" (5)

☆ علامہ علاؤ الدین محمد بغدادی تفسیر خازن میں فرماتے ہیں:

"یعنی محمداً ﷺ وما جاء به من البينات من ربه عزوجل."

ترجمہ: "برہان سے مراد حضرت محمد ﷺ اور وہ روشن نشانیاں ہیں جو آپ اپنے رب عزوجل کی طرف سے لائے۔"

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر جلالین میں برہان کے تحت فرماتے ہیں:

"وهو النبی ﷺ."

ترجمہ: وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

☆ امام قرطبی تفسیر قرطبی میں ارشاد فرماتے ہیں:

"یعنی محمدا صلی الله علیه وسلم."

ترجمہ: برہان سے مراد محمد ﷺ ہیں۔"

حضور اکرم ﷺ کیوں برہان ہیں؟

جس طرح دعویٰ دلیل سے ثابت ہوتا ہے اسی طرح ذات و صفات باری تعالیٰ اور دیگر عقائد اسلامیہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات اور کمالات کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس غیر مسلم نے بھی اسلام کو قبول کیا اس نے خدا کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت محمد ﷺ کی ذات وصفات کو دیکھ کر پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے متاثر ہو آپ پر ایمان لایا اور پھر آپ سے ذات وصفات رب تعالیٰ کے بارے میں جو کچھ سنا اس پر آپ کے واسطے سے ایمان لایا۔

گویا عقیدہ توحید اور دیگر عقائد اسلامیہ دعوے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ ان پر روشن دلیل ہیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب کہا:

ومن هو الاية الكبرى لمعتبر
ومن هو النعمة العظمى لمغتنم

حوالہ4: "تفسیر ابن کثیر" زیر آیت نمبر 174، پارہ نمبر 7، سورہ نساء۔

حوالہ5: "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ" زیر آیت نمبر 174، پارہ نمبر 7، سورہ نساء۔

marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے برہان اسلام ہونے کی لاتعداد حیثیتیں ہیں جن میں سے چند ایک کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ برہان ہیں ذاتی محاسن کے اعتبار سے

آپ کے جسم مبارک بلکہ پسینہ خون پیشاب اور دیگر فضلات سے بے نظیر خوشبو کا برآمد ہونا..... آپ کے جسم مبارک سے عجیب وغریب برکات کا ظہور..... آپ کے دانتوں سے مسکراتے وقت نور کا نکلنا اور دیواروں سے ٹکرا کر چمکنا..... اور مسکراتے وقت آپ کے چہرۂ انور کا شیشہ کی مانند ہو جانا کہ چہرہ والضحیٰ میں سے اشیاء کی صورتیں نظر آنے لگتیں..... یہ سب باتیں آپ کے برہان ہونے کی روشن علامتیں ہیں..... یہی وجہ ہے کہ یہود کے سب سے بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ''آیۃ اللہ الکبریٰ'' حضرت محمد ﷺ کا چہرہ پرانوار دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیتے ہیں..... اور فرماتے ہیں:

''فلما رأیت (وفی رویۃ تبینت) وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب.''

ترجمہ: ''جب میں نے آپ کا چہرہ اقدس دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا۔'' (6، 7)

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری سن ولادت 321ھ، تاریخ وفات 405ھ فرماتے ہیں:

''ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجا.''

ترجمہ: ''یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔'' (8)

اس حدیث کا اگلا حصہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

''فکان اول ما سمعتہ یقول: یا أیھا الناس، أفشوا السلام، وأطعموا الطعام، وصلوا الارحام، وصلوا والناس نیام، تدخلوا الجنۃ بسلام.''

ترجمہ: پس پہلی بات جو میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: اے لوگو! تحفۂ سلام کو پھیلاؤ! کھانا کھلاؤ! رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو! اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں! تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے!''

آپ ﷺ برہان ہیں معجزات کی رو سے

ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے نہ صرف پہلے تمام انبیاء کے تمام معجزات عطا کئے ہیں بلکہ اس پر مستزاد لاتعداد معجزات عطا کئے ہیں۔ آپ کے معجزات صرف عناصر ارضیہ، جمادات، نباتات اور حیوانات تک محدود نہیں بلکہ سماوی امور میں بھی آپ کو معجزات عطا فرمائے اور آپ کے بے شمار معجزات وہ بھی ہیں جنہیں بڑی بڑی جماعتوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جیسے چاند کے دو ٹکڑے کرنا ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لانا اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دینا وغیرہا۔ یقیناً آپ اپنے

حوالہ6: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب الاطعمہ، باب اطعام الطعام، حدیث نمبر 3242.

حوالہ7: ''سنن دارمی'' کتاب الصلوٰۃ، باب فضل صلوٰۃ اللیل، جز نمبر 1، صفحہ نمبر 363، حدیث نمبر 1403.

حوالہ8: ''مستدرک حاکم'' کتاب الھجرۃ، جز نمبر 3، صفحہ نمبر 14، حدیث نمبر 4283.

معجزات کی روسے بھی برھان اسلام ہیں اور خلق کثیر نے آپ کے معجزات دیکھ کراسلام قبول کیا ہے۔

آپ ﷺ برھان ھیں سچی پیشین گوئیوں کی بنا پر

بڑے بڑے سائنسدانوں کی سب پیشین گوئیاں بھی ثابت نہیں ہوتیں لیکن پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سینکڑوں ہزاروں پیشین گوئیاں سب کی سب سچی ثابت ہوئی ہیں اور ہورہی ہیں۔

صحیح مسلم، سنن نسائی اور دیگر کتب میں ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان رسول اللہ ﷺ کان یرینا مصارع اھل بدر."

ترجمہ: "نبی علیہ السلام (غزوہ بدر سے ایک روز قبل 16 رمضان کو) ہمیں کفار کی قتل گاہیں دکھا رہے تھے۔"

اور فرمارہے تھے:

"ھذا مصرع فلان غدا." (9)

ترجمہ: "کل یہ فلاں کافر کے مر کر گرنے کی جگہ ہے"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے ان مقامات کو دیکھا تو:

"ما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ ﷺ"

ترجمہ: "ان کفار میں سے ایک بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے مقرر کردہ جگہ سے ہٹ کر نہیں پڑا ہوا تھا۔" (11،10)

آپ ﷺ اپنی پیشین گوئیوں کی بنا پر بھی برھان اسلام ہیں کہ بے شمار لوگ آپ کی پیشین گوئیوں کے سچ ثابت ہونے پر ایمان لائے۔

آپ برھان ھیں کہ کسی سے نہ پڑھنے کے باوجود بے مثل ضابطہ حیات پیش کیا

دنیا میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں نے بڑی بڑی اسمبلیوں اور کمیٹیوں کی صورت میں نظام حیات اور قوانین ریاست مرتب کیے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں قسم قسم کے نقائص کے ساتھ ہزاروں مسائل کے بارے میں تشنگی باقی ہے۔

لیکن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی استاذ سے تعلیم حاصل کیے بغیر ایک ایسا کامل و اکمل نظام حیات پیش کیا جس میں تمام جسمانی اور روحانی مسائل کا حل موجود ہے۔ اور انفرادی زندگی سے لے کر بین الاقوامی زندگی تک مکمل رہنمائی کرتا ہے اور صرف دنیا نہیں بلکہ دار آخرت کی فلاح کا بھی ضامن ہے۔ تو کیا یہ کمال نبوی آپ ﷺ کے برھان ہونے کے لئے کافی نہیں؟

آپ ﷺ برھان ھیں کہ آپ قول وعمل کے تضاد اور گناہوں سے معصوم ھیں!

غیر مسلم دنیا میں بڑے بڑے دانشور اور رہنما گزرے ہیں لیکن ان میں قول و عمل کے تضادات دیکھے

09۔ "صحیح مسلم" کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب عرض مقعد المیت من الجنة او النار الخ، حدیث:5120.

10۔ "صحیح مسلم" کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة بدر، حدیث نمبر 3330. (ترقیم العلمیة)

11۔ "سنن ابی داؤد" کتاب الجهاد، باب فی الاسیر ینال منه ویضرب ویقرر، حدیث نمبر 2306.

marfat.com

گئے اور غیر مسلموں میں کوئی بھی ہستی ایسی نظر نہیں آتی جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ انسانی کمزوریوں سے پاک تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ کی ساری زندگی میں قول و عمل کا ایک بھی تضاد آج تک آپ کے دشمن انفرادی اور اجتماعی کوششوں کے باوجود ثابت نہیں کر سکے۔ اور اہلسنت کا چیلنج ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ گناہوں سے معصوم ہیں۔

معصوم ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ سے گناہ ممکن ہی نہیں۔ البتہ زمانہ قدیم میں معتزلہ فرقہ اور زمانہ متاخرین میں جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلی مودودی نے امام المعصومین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان عصمت پر نہایت رکیک حملے کیے ہیں۔ حتی کہ تفہیم القرآن جلد اول آیت "لا اقول لکم" کے تحت ایک خطرناک بحث کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام انسانی کمزوریوں سے خالی ہونے میں کافروں سے ممتاز نہیں تھے۔ العیاذ باللّٰہ من ذالک!

تو دراصل ایسے لوگوں نے اسلام کے نام پر کفار کیلئے کام کیا ہے۔ لیکن بہت سے مسلمان اپنی سادگی کی وجہ سے ان کفار کے ایجنٹوں کو پہچان نہ سکے!

آپ برہان ہیں کہ جامع الاخلاق ہیں

حضور نبی اکرم ﷺ تمام سابق انبیاء کرام کے معجزات اور علوم و معارف کا مجموعہ ہونے کی طرح تمام انبیاء کرام کے اخلاق و شمائل کا بھی مجموعہ ہیں بلکہ آپ ہی کا کمال اور خاصہ ہے کہ آپ تمام اخلاق مرضیہ میں تم[ام] مخلوقات میں ممتاز ہیں۔ دراصل آپ نے اخلاق عالیہ ک[سی] مخلوق سے نہیں سیکھے بلکہ اللہ نے آپ کو سکھائے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

"ادبنی ربی فاحسن تادیبی." (12)

ترجمہ: "میرے رب نے مجھے خود آداب و مکار[م] کی تعلیم دی اور خوب خوب مجھے آداب سکھائے۔" (13)

ہم دیکھتے ہیں زمانہ قدیم میں اور آج بھی بے شم[ار] غیر مسلم حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق عالیہ کی عظم[ت] سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ تو کیوں [نہ] کہا جائے کہ آپ ﷺ اپنے اخلاق عالیہ کی بنا پر بھی برہا[ن] اسلام ہیں۔

آپ برہان ہیں کہ کسی سے پڑھے بغیر علوم و معارف کا سمندر بے کنار ہیں!

آپ ﷺ کسی استاذ کے پاس پڑھنے کیلئے نہیں گئے۔ لیکن آپ کا کلام جسے حدیث نبوی کہا جاتا ہے فصاحت و بلاغت کی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ اور معانی و مطالب کے لحاظ سے علوم و معارف اور حکمتوں کا بے مثل خزانہ ہے۔ اور تمام علوم و فنون جدیدہ میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے غیر مسلم آپ کی جامع الکلام اور آپ کے علوم و معارف سے متاثر ہو کر بھی مسلمان ہوئے ہیں۔

لہٰذا آپ اپنے علوم و معارف کی بنا پر بھی برہان ہیں۔

حوالہ12: "فیض القدیر" جز نمبر 1، صفحہ نمبر 225، مطبوعہ المکتبة التجارية الكبرىٰ المصر.

حوالہ13: "كشف الخفاء" جز نمبر 1، صفحہ نمبر 72، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بيروت.

آپ برہان ہیں کہ وفات کے بعد بھی آپ کے کمالات کا ظہور جاری ہے:

آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما جانے کے باوجود اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اپنی حیات طیبہ کی طرح اپنی امت کی مکمل سرپرستی فرما رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خزانوں کو تقسیم فرما رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں بے شمار صحابہ کرام اور صلحاء امت کے مشاہدات و مکاشفات اور رویاء صالحہ کے حوالے موجود ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات کے بعد بھی اپنے غلاموں کو نوازا اور بے حد نوازا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور سلف صالحین رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد بھی قبر انور پر حاضر ہو کر اور دور دراز کے علاقوں میں اپنی مشکلات حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایسے ہی پیش کرتے جیسا کہ آپ کی حیات ظاہرہ میں پیش کرتے تھے۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کے لطف و کرم سے بہرہ ور ہوتے تھے۔

آپ برہان ہیں کہ آپ پر نازل شدہ کتاب دائمی معجزہ ہے!

قرآن مجید نبی کریم ﷺ کا ابدی معجزہ ہے۔

قرآن کا ہمیشہ سے روئے زمین کے غیر مسلموں کو چیلنج ہے کہ وہ اس قرآن کی کم از کم ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت کی مثل کلام پیش کریں، جو فصاحت و بلاغت جامعیت و معنویت، لطافت و شیرینی، حسن نظم و تالیف، اسلوب بیان اور دیگر کمالات میں قرآنی سورت کی مثل ہو۔

لیکن آج تک روئے زمین کے کفار ایسا نہیں کر سکے اور قرآن کریم کا چیلنج ہے کہ کفار قیامت تک ایسا نہیں کر سکیں گے۔

الحمدللہ! آج سے چودہ سو سال پہلے کی طرح آج بھی ان پڑھ سے ان پڑھ مسلمان دنیا کے بڑے سے بڑے پڑھے لکھے غیر مسلم کو یہی چیلنج کر کے مبہوت و لاجواب کر کے اسلام کی عظمت و سچائی کو ثابت کر سکتا ہے۔

آپ ﷺ برہان ہیں کہ آپ پر ملائکہ کا نزول دیکھا گیا:

بارہا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کسی اجنبی یا کسی معروف صحابی کی صورت میں جبریل امین کو آپ کے پاس آتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام نے خود یقین کیا کہ یہ شخص یقیناً فرشتہ تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جنگ بدر میں ایک غیبی آواز:

" اقدم حیزوم. " (14)

ترجمہ: ''اے حیزوم! آگے بڑھو!''

سنی گئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا:

ترجمہ: ''یہ جبریل امین کی آواز تھی اور حیزوم ان کے گھوڑے کا نام ہے۔'' (15)

اسی طرح وحی کے نزول کے وقت سخت سردی کے موسم میں آپ کے جسم مبارک کا پسینہ سے شرابور ہو جانا اور آپ کے جسم مبارک کا وزن بڑھ جانا کہ اونٹ پر سوار ہونے کی صورت میں بھی اونٹ کھڑا رہنے کی سکت

حوالہ 14: ''صحیح مسلم'' کتاب الجهاد والسیر، باب الامداد بالملائكة فی غزوة بدر الخ، حدیث نمبر 3309.

حوالہ 15: ''سنن سعید بن منصور'' کتاب جامع الشهادة، جز 2، صفحه 309، حدیث 2860، وفاة المؤلف 227۔

marfat.com

نہیں رکھتا تھا۔ اور اس قسم کے واقعات کو صحابہ کرام نے بڑی بڑی جماعتوں کی صورت میں دیکھا جس سے نبی کریم ﷺ کی صداقت عقلی طور پر بھی ثابت ہوتی ہے اور آپ اس اعتبار سے بھی برھان ہیں کہ آپ پر ملائکہ اور وحی کا نزول عام لوگوں نے دیکھا۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے برھان ہونے کے سینکڑوں وجوہ ہیں جنہیں اختصار کے پیش نظر ترک کیا جارہا ہے۔

آپ ﷺ کے برھان ہونے کا اللہ مدعی اور کفار مدعی علیہ ہیں:

کمال شان رسالت ہے کہ اسلام دعویٰ ہے مدعی خود اللہ تعالیٰ ہے اور دلیل جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور مدعی علیہ کفار ہیں۔ ہر مدعی اپنی دلیل کو مضبوط کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کی حد فرمادی ہے..... آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت..... آپ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی..... آپ کی گستاخی کو اپنی گستاخی..... آپ کے پکڑنے کو اپنا پکڑنا..... آپ کے کلام کو اپنی وحی..... آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے..... اور آپ کی تعلیم کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے..... اور ارشاد فرمایا

"و علمک مالم تکن تعلم." (16)

ترجمہ: "اے پیارے حبیب آپ کو رب تعالیٰ نے ہر اس چیز کا علم دیا ہے جس کا علم آپ کو پہلے نہ تھا۔"

اور ارشاد فرمایا:

"انا اعطیناک الکوثر."

ترجمہ: "بیشک ہم نے آپ کو بہت ہی زیادہ (خیر کثیر) عطا فرمادیا ہے۔" (17)

جبکہ کفار نے ہمیشہ دلیل اسلام کو کمزور کرنا چاہا ہے اور آپ ﷺ کی تنقیص و توہین کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کونوا انصار اللہ." (18)

ترجمہ: "تم اللہ تعالیٰ کے مدد گار ہو جاؤ۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کا مدد گار ہے۔ اور کون کفار کا، جو اللہ تعالیٰ کی دلیل جناب محمد رسول ﷺ کی عظمت و شان کو ثابت کرتا ہے وہ حزب اللہ میں سے ہے اور جو خدا کی دلیل کی تنقیص کرتا ہے وہ حزب الشیطان میں سے ہے!!!

الحمد للہ اہلسنت و جماعت جن کی زندگی کا مشن تحفظ مقام مصطفیٰ ہے حزب اللہ ٹھہرے.....

اور باطل فرقے جن کی زندگی کا مشن دلیل خدا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فضائل و کمالات کی تنقیص و نفی ہے حزب الشیطان ٹھہرے.....

العیاذ باللہ من الشیطان و حزبہ!

نور مبین:

نور کا معنی ہے روشنی۔
نور تین قسم کا ہوتا ہے:
نور محض، نور مبین اور نور منیر۔

حوالہ 16: "قرآن مجید" پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 113.
حوالہ 17: "قرآن مجید" سورہ کوثر، پارہ نمبر 30 آیت نمبر 1.
حوالہ 18: "قرآن مجید" سورہ صف، پارہ نمبر 28، آیت نمبر 14.

marfat.com

نور محض: جو خود روشن ہو لیکن دوسری چیز کو روشن نہ کرے جیسے ستارے۔

نور مبین: جو خود روشن ہو اور دوسری چیز کو روشن کرے۔ جیسے: چاند۔

اور نور منیر وہ ہے: جو خود بھی روشن ہو اور دوسری چیز کو نور گر یعنی روشن کرنے والا بنا دے جیسے: سورج کہ چاند سورج سے روشنی پا کر کائنات کو روشن کرتا ہے۔

ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نور منیر ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وسراجاً منیراً۔"

ترجمہ: "آپ چمکتا ہوا سورج ہیں اور دوسروں کو بھی نور گر بنانے والے ہیں۔"

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

ترجمہ: "تمام انبیاء کرام حضرت نبی اکرم ﷺ سے فیض پا رہے ہیں اور تمام انبیاء کا آفتاب نبوت سے فیض پانا اس طرح ہے جیسا کہ سمندر سے چلو یا موسلا دھار بارش سے ایک گھونٹ۔"

اس آیت میں نور مبین سے مراد اول الخلق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، اس لئے کہ آپ کے اسماء صفاتی میں سے ایک اسم مبارک "نور" بھی ہے۔

آپ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا کیا تھا۔ (20)

اور قرآن پاک اور حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ پر لفظ نور کا اطلاق موجود ہے۔ اس صورت میں واؤ تفسیری ہو گی۔

اور اگر عطف مغایرت کیلئے ہو تو پھر نور مبین سے قرآن مجید مراد ہے۔ جو کہ شریعت اسلامیہ کا سرچشمہ، پیغمبر اسلام کا دائمی معجزہ، علوم و فنون کا بحر بے کنار، حکمتوں کا خزانہ، پوری کائنات کیلئے تا بروز قیامت روشنی حاصل کرنے کا مینار اور مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمت اور شفا ہیں۔

محفل میلاد کا ثبوت!

اس آیت سے محفل میلاد بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ محفل میلاد اس اجتماع کو کہتے ہیں جس میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور آپ کے فضائل و کمالات کا ذکر کیا جائے۔

الحمد للہ! اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب کریم ﷺ کی دنیا میں آمد اور آپکی عظمت شان کا ذکر فرمایا ہے، لہذا میلاد بیان کرنا سنت اللہ ٹھہرا!!

حوالہ 19: "قرآن مجید" سورہ احزاب، پارہ نمبر 22، آیت نمبر 46۔

حوالہ 20: "مصنف عبد الرزاق" الجزء المفقود من الجزء الاول، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد ﷺ، صفحہ 63، 64، للامام الحافظ الکبیر ابی بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، شیخ شیوخ البخاری و مسلم۔

marfat.com

گستاخ رسول شرعاً واجب القتل ہے!!!

استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتھم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''عَنِ الْبَراءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ رَهطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِیْکٍ بَیْتَهٗ لَیْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِیْکٍ فَوَضَعْتُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِهٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُهَا بِعَمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَانْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ اُبْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ فَمَسَحَها فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِهَا قَطُّ.''

ترجمہ: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہ ایک گستاخ رسول یہودی تھا) کی طرف ایک جماعت بھیجی تو عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سو رہا تھا آپ نے اسے قتل کر دیا۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کے پیٹ میں تلوار رکھی حتیٰ کہ وہ اس کی پیٹھ میں گزر گئی تو میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے پھر میں دروازے کھولنے لگا یہاں تک کہ میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا میں نے اپنا پاؤں رکھا تو چاندنی رات میں گر گیا تو میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے پگڑی سے اس پر پٹی باندھ دی پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا پھر میں نبی ﷺ تک پہنچا تو میں نے آپکو خبر دی۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پاؤں پھیلایا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو گویا مجھے اس کی پہلے کبھی کوئی شکایت نہ تھی''

حوالہ: ''مشکوٰۃ المصابیح'' باب فی المعجزات، الفصل الاول، صفحہ نمبر 32-531، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

حوالہ: ''صحیح بخاری'' کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع الخ، حدیث نمبر 3733.

یہ ابو رافع یہودی تھا رسول اللہ ﷺ کا بدترین دشمن تھا اور آپکی شان اقدس میں گستاخیاں کرتا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو اس گستاخ رسول کے قتل پر مقرر فرمایا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

گستاخ رسول کے واجب القتل ہونے کے بارے میں چند دیگر روایات

☆...... حضرت ابن عباس اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتی تھی تو ایک شخص نے اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس گستاخِ رسول یہودن کا قصاص نہ لیا اور اس قتل کو ہدر (رائیگاں) قرار دیا

حوالہ: صحیح ابو داؤد'' کتاب الحدود، باب الحکم من سب النبی ﷺ، حدیث نمبر 3795.

marfat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم جو کہ ذی (اسلامی ریاست کا شہری) ہو اور گستاخی رسول کا ارتکاب کرے تو وہ بھی واجب القتل ہے اور اگر کوئی مسلمان کسی گستاخ رسول کو غیرت دینی کی بنیاد پر ماورائے عدالت (عدالت سے فیصلہ لینے کے بغیر) قتل کردے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائیگا۔ نیز یہ کہ جنگ میں عورت کو قتل نہ کرنے کا حکم ہے لیکن عورت اگر گستاخ رسول ہو تو واجب القتل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر گستاخ رسول قریبہ وسارہ عورتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

☆...... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فی الجنۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی نبی کو گالی دے تو اسے قتل کردیا جائے۔

حوالہ ''مجمع الزوائد'' جلد: 6، صفحہ نمبر 260.

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی بھی نبی کا گستاخ واجب القتل ہے۔

☆...... رسول اللہ ﷺ نے گستاخ رسول کعب بن اشرف یہودی کے بارے فرمایا اسے کون قتل کریگا؟ اس نے اللہ اور اسکے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ چنانچہ حضرت محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ کام اپنے ذمے لیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس گستاخ رسول کا قتل کیا۔

☆...... حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے جنگ بدر کے 70 قیدیوں میں سے 68 قیدیوں کو فدیہ لے کر معاف فرمادیا لیکن دو گستاخان رسول عقبہ ابن ابی اور نضر بن الحارث کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

حوالہ ''شفاء شریف'' جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 195

☆...... فتح مکہ کے موقع پر حضور رحمۃ للعلمین ﷺ نے تمام کفار مکہ کو معاف فرمادیا لیکن چند گستاخان رسول کو قتل کرنے کا حکم دیا جن میں سے ابن خطل جو کہ غلاف کعبہ کے اندر چھپا ہوا تھا، حضرت سعید بن حویرث اور حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہما نے اسے غلاف کعبہ سے نکال کر زمزم کے پاس قتل کیا۔

حوالہ ''صحیح بخاری'' کتاب الحج، باب دخول الحرم ومکہ بغیر احرام الخ، حدیث نمبر 1715. وغیرہ

گستاخ رسول کے واجب القتل ہونے پر اجماع صحابہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گستاخ رسول کو لایا گیا تو آپ نے اسے قتل کا حکم دیا اور فرمایا:

''جو کسی بھی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو''

کسی صحابی نے اس حکم کی مخالفت نہیں کی۔ اس سے گستاخ نبی کے واجب القتل ہونے پر اجماع صحابہ سکوتی ثابت ہوتا ہے۔

گستاخ رسول کے واجب القتل ہونے پر پوری امت کا اجماع

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''علماء اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا، آپ ﷺ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔۔۔ اور امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلا کر حضور کی شان میں تنقیص کرنے اور سب وشتم کہنے والا قتل کیا جائیگا۔''

حوالہ ''الشفاء بحقوق المصطفیٰ'' صفحہ: 190، 186.

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

بیٹے کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص غیب سے آواز دیتا ہے۔ اور کہتا ہے اے ابراہیم! تمہیں خدا کا حکم ہے کہ اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں ذبح کردو!

چونکہ نبیوں کا خواب سچا اور از قبیل وحی ہوتا ہے۔ اس لیے آپ اپنے محبوب بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہوگئے۔

چونکہ حضرت اسمٰعیل ابھی کم عمر تھے۔ اس لیے آپ نے ان سے صرف اتنا کہا کہ بیٹا رسی اور ایک چھری لے کر میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ اپنے بیٹے کو لے کر آپ ایک جنگل میں پہنچے۔ حضرت اسمٰعیل نے پوچھا:

ابا جان! آپ یہ چھری اور رسی لے کر کیوں چلتے ہیں؟ فرمایا: آگے چل کر ایک قربانی ذبح کرینگے۔

پھر آگے چل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف صاف بیان فرمادیا اور کہا: بیٹا میں تو اللہ کی راہ میں تجھے ہی ذبح کرنے یہاں آیا ہوں۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بیٹا یہ اللہ کی مرضی ہے بتا تیری مرضی کیا ہے؟

حضرت اسمٰعیل نے جواب دیا:

ابا جان! جب اللہ کی یہی مرضی ہے تو پھر میری مرضی کا کیا سوال؟ آپ کو جس بات کا حکم ہوا ہے آپ وہ کیجئے۔ انشاء اللہ میں صبر کرکے دکھاؤں گا!

بیٹے کا یہ جرأت آمیز جواب سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے خوش ہوئے اور اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے پر تیار ہوگئے۔ اور جب باپ نے اپنے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اور گردن پر چھری رکھی اور اسے چلایا تو چھری نے گردنِ اسمٰعیل کو بالکل نہ کاٹا۔

آپ نے اور زور سے چھری چلائی تو آواز آئی بس اے ابراہیم! تم حکم الٰہی کی تعمیل کر چکے۔ اور اس سخت امتحان میں پورے اترے۔

آپ نے مڑ کر دیکھا تو ایک دنبہ پاس ہی کھڑا ہے اور آپ سے کہہ رہا تھا۔ حضرت! اسمٰعیل کی جگہ مجھے ذبح کیجئے اور انہیں ہٹا دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبہ کو ذبح فرمادیا۔ اور حضرت اسمٰعیل اٹھ بیٹھے اور اس امتحان میں دونوں باپ بیٹا (علیہما السلام) کامیاب ہوگئے۔

(قرآن کریم، پارہ 23، رکوع 7، و کتب تفاسیر)

سبق: اللہ والے اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے پر تیار ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اولاد بھی۔ پھر آج جو لوگ اللہ کی راہ میں ایک بکرا بھی دینے میں ہزار حیل و حجت کرتے ہیں ان کا خدا سے کیا تعلق؟

marfat.com

فرعون کا خواب

فرعون نے ایک بار خواب دیکھا کہ اس کا تخت اوندھا ہو کر گر گیا ہے۔ فرعون نے کاہنوں سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہو گا جو تیری حکومت کے زوال کا باعث ہو گا۔

فرعون کو اس بات کی فکر ہوئی اور اس نے بچوں کو مروانا شروع کر دیا۔ جو بچہ کسی کے ہاں پیدا ہوتا وہ اسے مروا دیتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اسے دودھ پلاؤ اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو اسے دریا میں ڈال دو۔

چنانچہ چند روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حضرت کو دودھ پلایا۔ اس عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ روتے تھے نہ انکی گود میں حرکت کرتے تھے اور نہ آپ کی بہن کے سوا کسی کو آپ کی ولادت کا علم تھا۔ پھر جب تین ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ تو خدا نے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اب تو موسیٰ کو ایک صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈال دے اور کوئی فکر نہ کر۔ ہم اسے پھر تمہاری گود میں لے آئینگے۔

چنانچہ ام موسیٰ نے ایک صندوق تیار کیا اور اس میں روئی بچھائی اور موسیٰ علیہ السلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا۔ اور یہ صندوق دریائے نیل میں ڈال دیا۔

فرعون معہ اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارے بیٹھا تھا۔ جب ایک صندوق نہر میں آتے دیکھا تو اس نے کنیزوں اور غلاموں کو صندوق نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا۔ دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا۔ لیکن قوم کے لوگوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ ممکن ہے یہی وہ بچہ ہے جس نے آپ کی حکومت کو برباد کرنا ہے۔

چنانچہ فرعون آپکے قتل پر آمادہ ہوا۔ تو فرعون کی بی بی آسیہ جو بڑی نیک خاتون تھی۔ کہنے لگی کہ یہ بچہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کر کیا معلوم یہ کس سرزمین سے بہتا ہوا آیا ہے اور تجھے جس بچہ سے اندیشہ ہے وہ تو اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے۔ آسیہ کی یہ بات فرعون نے مان لی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں ہی رہنے لگے۔

فرعون نے آپ کو دودھ پلانے کیلئے دائیاں بلائیں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی دائی کا دودھ نہ پیتے تھے۔ اب فرعون کو فکر ہوئی کہ اس بچہ کے لیے کوئی ایسی دائی ملے جس کا یہ دودھ پینے لگے۔

اُدھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں اپنے بچہ کی جدائی میں بے قرار تھی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن جن کا نام مریم تھا وہ آپ کے تجسس اور معلومات حاصل کرنے کیلئے کہ صندوق کہاں پہنچا ہے اور آپ کس کے ہاتھ آئے آپ کی تلاش میں تھی حتیٰ کہ پتہ چلاتے چلاتے وہ فرعون کے محل میں پہنچ گئی اور جب معلوم ہوا کہ میرا بھائی اسی محل میں ہے اور کسی دائی کا دودھ نہیں پی رہا تو فرعون سے کہنے لگی کیا میں ایک ایسی دائی کی خبر دوں جس کا دودھ یہ بچہ ضرور پیئے گا؟

فرعون نے کہا: ہاں! ضرور ایسی دائی لاؤ! چنانچہ وہ اس کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں اور جب وہ آئیں

marfat.com

تو موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے رو رہے تھے۔ فرعون آپکو بہلا رہا تھا، جب آپکی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ چپ کر گئے اور اپنی والدہ کا دودھ پینے لگے۔

فرعون نے پوچھا: تو اس بچہ کی کون ہے؟ جو اس نے کسی دائی کا دودھ نہیں پیا اور تیرا جھٹ پی لیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں ایک پاک صاف عورت ہوں میرا دودھ خوشگوار ہے، جسم خوشبودار ہے، اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں پیتے ہیں۔ میرا دودھ پی لیتے ہیں۔ فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کو گھر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا کہ ہم اسے پھر تمہاری گود میں لائیں گے۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام کی پرورش خود فرعون ہی کے ذریعہ ہونے لگی۔ آپ دودھ پینے کے زمانہ تک اپنی والدہ کے پاس رہے۔ اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روزانہ دیتا رہا۔ دودھ چھوڑنے کے بعد آپ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔

(قرآن کریم، پارہ 16و20، رکوع 11و4، وتفسیر خزائن العرفان۔)

سبق: اللہ تعالیٰ بڑی قدرت اور بے نیازی کا مالک ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خود فرعون ہی کے محل میں رکھ کر انکی پرورش فرمائی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بچپن میں کسی دائی کا دودھ نہ پی کر اور اپنی ماں کو پہچان کر انہیں کا دودھ پی کر یہ بتادیا کہ نبی بچپن میں بھی ایسا علم وعرفان رکھتا ہے جس سے عوام محروم ہوتے ہیں۔

انبیاء کو اپنی مثل بشر کہنے والوں میں سے اگر کسی کو بچپن میں کسی جانور کے دودھ پر بھی لگایا جائے تو وہ اسکا بھی دودھ پینا شروع کر دیگا۔ مگر نبی کی شان علم یہ ہے کہ وہ بچپن میں اپنی ماں کے سوا کسی دوسری عورت کا دودھ بھی نہیں پیتا۔ پھر انبیاء کی مثل ہونے کا دعویٰ کرنا کس قدر جہالت کی بات ہے؟

فرعون کی بیٹی

فرعون کی ایک بیٹی تھی۔ جس کو پھلبہری کا مرض تھا۔ فرعون نے اس کا بڑے بڑے اطباء سے علاج کرایا مگر وہ اچھی نہ ہوئی۔ آخر فرعون نے کاہنوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کو شفا دریا سے ملے گی۔ چنانچہ ایک دن فرعون اور اس کی بی بی آسیہ اور فرعون کی بیٹی، دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صندوق بہتا ہوا آیا جب یہ صندوق فرعون کے سامنے لایا گیا اور کھولا تو موسیٰ علیہ السلام نظر آئے جو اپنے انگوٹھے کو چوس رہے تھے۔

فرعون کی بی بی آسیہ کو، موسیٰ علیہ السلام بڑے پیارے لگے اور اس نے انہیں اٹھا لیا۔ اور فرعون کی بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اسے بھی یہ نورانی بچہ بڑا پیارا لگا اور اس نے آپ کے دہن مبارک کی تھوک مبارک لے کر اپنے بدن پر مل لی۔ اس تھوک مبارک کے اثر سے فرعون کی بیٹی کا پھلبہری کا مرض فوراً جاتا رہا۔

(نزہۃ المجالس، صفحہ نمبر 208، جلد نمبر 2)

سبق: انبیاء کرام کی تھوک مبارک بھی دافع البلاء ہوتی ہے، پھر جن لوگوں کی تھوک بیماری کے خطرناک جراثیم کا گھر ہو وہ ان نفوس قدسیہ کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں؟

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت کرتا ھے اور ان میں سے تین سے بہت محبت کرتا ھے

☆ پرہیز گاروں سے محبت کرتا ہے اور نوجوان پرہیز گار ہو تو اس سے بہت محبت کرتا ہے (کیونکہ جوانی میں کی جانے والی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

☆ سخی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور فقیر اگر سخی ہو تو اس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے (فقر سے ڈرا کر شیطان انسان کو سخاوت سے روکتا ہے، لہذا فقیر کا سخاوت کرنا غیر معمولی بات ہے اور اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے)۔

☆ عاجزی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور مالدار اگر عاجزی کرے تو اس سے بہت محبت کرتا ہے (مال تکبر اور غرور کا سبب ہے لہذا مالدار کا عاجزی کرنا معمولی بات نہیں)۔

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ :184)

دنیا کی محبت شر اور فساد کا منبع ھے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان کے کارندے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے ایک نیا نبی اور نئی امت مبعوث ہوئی ہے۔ ابلیس نے پوچھا کیا وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں؟

انہوں نے کہا: ہاں! وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں۔ ابلیس نے کہا: اگر وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں تو پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں یا نہیں، میں صبح شام ان سے تین کام کراؤنگا:

☆ ناجائز طریقہ سے مال حاصل کریں گے۔

☆ غلط اور ناحق جگہ مال خرچ کریں گے۔

☆ جہاں خرچ کرنا صحیح اور حق ہو گا وہاں خرچ نہیں کریں گے۔ اور یہی تین چیزیں شر و فساد کا منبع ہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 10)

تبصرہ : شیطان اپنے اس مشن پر بڑی ثابت قدمی اور کامیابی سے عمل پیرا ہے اور ہم بھی اس کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں، مال کمانے کے لیے ناجائز ذرائع استعمال کرنا تو بجا رہا ہم تو دین و ایمان اور ملک و ملت بیچنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

• مال خرچ کرتے وقت بھی ہماری گنگا الٹی بہتی ہے، جہاں خرچ کرنے کا صحیح موقع ہو وہاں ہم کنجوس اور چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے کے فلسفہ کے قائل ہیں اور جہاں شریعت نے خرچ کرنے سے روکا ہے وہاں خوب داد سخاوت دیتے ہیں۔

marfat.com

بندۂ مؤمن اور منافق میں فرق

حکماء نے کہاہے:

بندۂ مؤمن اپنے رب پر فخر کرتا ہے اور دین کے ساتھ گہری وابستگی میں عزت سمجھتا ہے جبکہ منافق خاندانی شرافت پر فخر کرتا ہے اور مال میں عزت تلاش کرتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین، صفحہ نمبر186)

تبصرہ:

حکماء کے مندرجہ بالا قول میں بندۂ مومن اور منافق کی عام فہم پہچان بتائی گئی ہے، مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتا ہے، اس کا بندہ ہونے پر فخر کرتا ہے اور احکام الٰہی کے ساتھ وابستگی اور ان کی بجاآوری میں عزت سمجھتا ہے۔

قرآن نے عزت وفضیلت کا یہی معیار بتایا ہے:

''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔''

(قرآن مجید، سورہ حجرات، آیت 13۔)

یعنی تم میں سے حقیقی عزت والا وہ ہے جو اللہ کا بندہ ہے، اس سے ڈرتا ہے اور خلوص نیت سے اس کے احکام کی بجاآوری کرتا ہے۔

جبکہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ وہ خاندان، حسب ونسب اور برادری پر فخر کرتا ہے اور مال ودولت میں عزت تلاش کرتا ہے۔

گویا آباؤاجداد یا بڑی برادری اور اونچے خاندان پر فخر کرنا اور مال و دولت کو عزت و شرف کا معیار بنانا منافقانہ روش ہے، جو بندۂ مومن کے شایان شان نہیں۔

موجودہ دور میں مسلمان برادری ازم کی لعنت میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ خدا، رسول، دین اور مسلک سب کچھ برادری کے اشارۂ ابرو پر قربان ہو رہا ہے۔

بدقسمتی سے مساجد (جنہیں مسلم معاشرہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے) برادری ازم کی آماجگاہ بن چکی ہیں، تقریباً ہر مسجد میں دو گروپ ہیں جو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے ہروقت برسرپیکار رہتے ہیں۔ اس گروہ بندی کے پس پشت اکثر برادری ازم اور علاقہ پرستی کی لعنت کارفرما ہوتی ہے، جس کی اسلام میں قطعی اجازت نہیں ہے۔

مسجد میں جب کوئی نیاامام وخطیب مقرر ہوتا ہے تو بھلے مانس قسم کے لوگ جو پہلی نصیحت کرتے ہیں وہ یہ ہوتی ہے کہ اگر یہاں رہنا ہے تو کسی برادری یا کمیٹی کا بن کر رہنا۔

یہاں خدا اور رسول سے وفاداری نہیں بلکہ کمیٹی کی تابعداری اور کسی برادری کی رشتہ داری میرٹ ہے۔ علم کے کتنے سمندر اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پہاڑ برادریوں اور کمیٹیوں کی انا کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔

لفظ امام اپنا معنیٰ و مفہوم کھوچکا ہے، شریعت مطہرہ کی تبلیغ میں خطیب کی آزادی سلب (Seize) کرلی گئی ہے، جب کمیٹی بدلتی ہے تو پہلی کمیٹی کے مقرر کردہ امام کو مصلیٰ امامت سے ہٹانا ان کے نزدیک اسلام اور امت مسلمہ کی سب سے بڑی خدمت ہوتی ہے۔

مساجد کو اپاہج کرکے رکھ دیا گیا ہے، ان کی تعداد بڑھتی جارہی ہے لیکن کردار سکڑتا جارہا ہے۔ مساجد جہاں سے کبھی کتاب و سنت کے علماء اور جدید علوم اور سائنسی علوم کے محقق تیار ہوتے تھے وہاں کا نظام تعلیم اتنا ناقص ہے کہ بچہ چھ سات سال پڑھنے کے بعد ناظرہ قرآن

marfat.com

صحیح نہیں پڑھ سکتا۔

امام اور استاد کو ملازم سمجھ لیا گیا ہے، کمیٹی کے سامنے ان کی حیثیت تابع مہمل کی سی ہے، پوری زندگی ان سے دور رہنے والے دولت اور برادری کے زور پر کمیٹیوں کے کرتے دھرتے بن گئے ہیں۔

اور نظام تعلیم (جس میں ان کا کوئی تجربہ ہی نہیں) پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔

''جس کا کام اسی کو ساجے دوسرا کرے تو ٹھینگا باجے'' صرف محاورہ نہیں بلکہ سالہا سال کے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہے جسے کسی طور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کمیٹیاں انتظامی معاملات میں حسن تدبیر کا مظاہرہ کرتیں اور تبلیغ دین اور تعلیم کے میدان میں ائمہ، خطباء اور مدرسین کو آزادی (Free Hand) دی جاتی اور ان کے تجربات اور مہارت سے استفادہ کیا جاتا، اسی طرح علماء انتظامی معاملات میں ٹانگ اڑانے کی بجائے اپنے دائرہ کار (Field) میں اپنے جوہر دکھاتے، لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا۔

آخر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایک قول پیش خدمت ہے جو برادری ازم کے لیے موت کا پیغام ہے، شاید اسے پڑھ کر کسی مسلمان کو اُخوت اسلامی کا بھولا ہوا سبق یاد آجائے!

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا شجرۂ نسب کیا ہے؟

یعنی تمہارا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

آپ نے جو جواب دیا وہ بڑا ایمان افروز اور سبق آموز ہے، آپ نے فرمایا:

میرا شجرۂ نسب یہ ہے:

سلمان بن الاسلام بن الاسلام بن الاسلام...

ترجمہ: سلمان اسلام کا بیٹا اسلام کا پوتا اور اسلام کا پڑپوتا۔

یعنی میں سر تا سر مسلمان ہوں، اسلام میری برادری ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔

یہ واقعہ میں نے اپنی تقریر میں کئی دفعہ (Quote) کیا ہے گفتگو بڑی حسین بن جاتی ہے، سامعین عش عش کر اٹھتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی اسلام کے ساتھ وابستگی (Connection) کی دل کھول کر داد دیتے ہیں لیکن پرنالہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی' نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعاء برائے مرحومین!!!

جتنے بھی اہل ایمان اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ہم سب کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور ان پر اپنے فضل و کرم اور رحمت کا خصوصی نزول فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اھلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

خیار عیب اور اس کے مسائل

سوال:

اگر عیب ظاہر کئے بغیر چیز بیچ دی تو عیب معلوم ہونے پر خریدار کو واپس کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

ذوالقرنین، کاموکی

جواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین الی یوم القیامۃ والدین.

قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق عیب ہو تو اس کا ظاہر کردینا بیچنے والے پر واجب ہے، چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔ ایسے ہی خریدنے والے پر واجب ہے کہ وہ ثمن کا عیب ظاہر کردے۔

لیکن اگر خریدنے سے پہلے عیب پر اطلاع نہیں تھی نہ ہی خریداری کے وقت اطلاع ہوئی بلکہ بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں خریداری سے قبل عیب تھا تو خریدنے والے کو واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اور اس کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ عقد کرتے وقت "اگر عیب ہوا تو واپس کردی جائیگی" کی شرط رکھی جائے۔ بلکہ ایسی شرط نہ رکھنے کی صورت میں بھی عیب والی چیز واپس کردی جائیگی۔

چنانچہ "فتاویٰ ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری" میں ہے:

"خیار العیب یثبت من غیر شرط."

ترجمہ: "خیار عیب ثابت ہوجاتا ہے شرط رکھنے کے بغیر بھی۔" (1)

اور "فتاویٰ عالمگیری" ہی کی کتاب البیوع اور "العنایہ شرح ھدایہ" کے باب خیار العیب میں ہے:

عیب والی چیز کو خریدار پورے داموں رکھ بھی سکتا ہے اور واپس بھی کرسکتا ہے۔ لیکن واپس نہ کرنا بلکہ قیمت کم کرنا درست نہیں۔ (2)

حوالہ 1: "فتاوی عالمگیری" کتاب البیوع وفیه عشرون بابا، الباب الثامن فی خیار العیب وفیه سبعة فصول، الفصل الاول فی ثبوت الخیار وحکمه الخ، صفحه نمبر 66، مطبوعه دار الفکر بیروت.

حوالہ 2: "العنایه شرح هدایه" کتاب البیوع، باب خیار العیب، صفحه نمبر 355، طبع دار الفکر بیروت

marfat.com

ہاں اگر واپس کرنے کے بعد دوبارہ نئی قیمت طے کر کے فریقین اس پر رضامند ہو جائیں تو یہ شرعاً صحیح ہے۔

لیکن اگر بیچنے والے نے عقد کے وقت یہ کہا تھا کہ میں اس کے کسی عیب کا ذمہ دار نہیں تو اب واپسی کا اختیار نہیں رہے گا۔ (3)

عیب کے شمار کرینگے اس بارے میں قانون یہ ہے کہ جس سے تاجروں کی نظر میں اس چیز کی قیمت کم ہو جائے، اور اسے دور کرنا آسان نہ ہو، شرعاً وہ عیب ہے۔ (4)

زکوٰۃ کس پر واجب ہے، اسکے فوائد اور نہ دینے کے نقصانات

سوال:

زکوٰۃ دینے کے فائدے اور نہ دینے کے نقصانات کیا ہیں؟ نیز زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

مصباح نذیر، مری

جواب:

زکوٰۃ دینے کے فائدے

اللہ رب العالمین کے 3 ارشادات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ "والذین ھم للزّکوٰۃ فاعلون."

ترجمہ: "فلاح پاتے ہیں وہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔" (5)

2۔ "وما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفه وھو خیر الرازقین."

ترجمہ: "جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دیگا اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔" (6)

3۔ "ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللّٰه من فضله ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة."

ترجمہ: "جو لوگ بخل کرتے ہیں اسکے ساتھ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا، وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کیلئے اچھا ہے بلکہ یہ (بخل) اُن کیلئے برا ہے، اسی چیز کا قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا جس کے ساتھ بخل کیا۔" (7)

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

قرآن مجید میں ہے:

"وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَایُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ.

یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھاجباھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون."

ترجمہ: "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی

حوالہ3: "فتاویٰ عالمگیری" کتاب البیوع، الباب الثامن، الفصل الخامس، صفحہ: 94، طبوع دار الفکر بیروت.
حوالہ4: "ھدایه" کتاب البیوع، باب خیار العیب، صفحه نمبر 357، طبع دار الفکر بیروت، و فتاویٰ عالمگیری.
حوالہ5: "قرآن مجید" پارہ نمبر 18، سورہ المؤمن، آیت نمبر 4.
حوالہ6: "قرآن مجید" پارہ نمبر 22، سورہ سباء، آیت نمبر 39.
حوالہ7: "قرآن مجید" پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 180.

marfat.com

خوشخبری سنادو!

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اسے جوڑنے کا!" (8)

احادیث مبارکہ میں ہے:

☆ "جو مال برباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے برباد ہوتا ہے۔"

☆ "زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو۔ اور بلا نازل ہونے پر دعا اور عاجزی سے مدد چاہو۔"

☆ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی۔ جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ وہ چاروں یہ ہیں:

نماز۔

زکوٰۃ (جس میں شرائط پائی جائیں)۔

روزہ۔

حج (جسے استطاعت ہو)۔

☆ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کا حدیث شریف میں یوں ذکر کیا گیا ہے:

"یکون کنز احدکم یوم القیامۃ شجاعا اقرع یفرمنہ صاحبہ وھو یطلبہ حتیٰ یلقمہ اصابعہ."

ترجمہ: "تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا۔ اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ سانپ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا او اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔" (9)

زکوٰۃ کسے کہتے ہیں:

اللہ کیلئے مال کے ایک حصہ کا (جو شرع نے مقر کیا ہے) کسی مستحق کو مالک بنادینا۔ شریعت میں زکو کہلاتا ہے۔

واجب ہونے کی شرائط

جس شخص میں یہ شرائط موجود ہوں اس پر زکوٰ واجب ہے:

☆ 1۔ مسلمان ہونا

لہذا کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کوئی کاف مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہ دیا جائے گا کہ زمانہ کفر کی زکوٰۃ ادا کرے۔

☆ 2۔ بالغ ہونا

لہذا نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆ 3۔ عاقل ہونا

☆ 4۔ آزاد ہونا

☆ 5۔ مالک نصاب ہونا

نصاب سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں یعنی جتنے مال میں شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے اس سے کم مال کا مالک ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

آج کل سب سے سستا نصاب ساڑھے 52 تولہ چاندی کا ہے، جسکی قیمت مورخہ 05-06-22 کو 8610 روپے ہے۔

حوالہ8: "قرآن مجید" پارہ نمبر 10، سورہ توبہ، آیت نمبر 34، 35۔

حوالہ9: "مسند امام احمد" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 530، مطبوعہ مؤسسۃ قرطبۃ مصر، وفاۃ المؤلف: 241ھ۔

marfat.com

☆ 6۔ پورے طور پر مالک ہونا۔

7۔ نصاب کا قرض سے فارغ ہونا

لہذا اگر نصاب کا تو مالک ہے مگر اس پر اتنا قرض ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد نصاب جتنی قیمت نہیں رہتی تو زکوۃ واجب نہیں۔ چاہے قرض بندہ کا ہو (مثلا قرض، زرِ ثمن، کسی چیز کا تاوان) یا خدا کا (جیسے زکوۃ، خراج)۔

8۔ نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا

حاجت اصلیہ گھر، سواری، لباس، استعمال کے برتن و بستر اور پیشہ کے اوزار وغیرہ ہیں۔

9۔ مال کا بڑھ سکنے والا ہونا۔

10۔ مالک نصاب ہونے کے بعد سال گزرنا۔

سفر میں دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنا

سوال:

سفر کے دوران دو نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھ لینا کیسا ہے؟ مطلوب الرسول، گوجرانوالہ

جواب:

ادا نماز کے ساتھ پچھلی نمازیں جتنی چاہیں قضا کر سکتے ہیں جب کہ کوئی شرعی عذر لاحق نہ ہو۔ لیکن ادا نمازیں ایک وقت میں اکٹھی نہیں کر سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا"

ترجمہ: "بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔" (10)

لہذا وقت سے پہلے نماز پڑھنا صحیح نہیں۔ مگر حاجیوں کیلئے عرفہ کے دن جبکہ وہ بڑے امام کے پیچھے نماز پڑھیں۔ حدیث شریف میں صراحتاً ہے:

"عن عبد الله قال كان رسول الله ﷺ يصلى الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات."

ترجمہ: "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ نماز اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے۔" (11)

ہاں! حقیقتاً جمع کرنے کی بجائے اگر صورتاً جمع کر لیا جائے، جیسے ظہر کے آخری وقت میں نماز ظہر اور عصر کے شروع وقت میں نماز عصر ادا کر لی جائے یا پھر مغرب کے آخری وقت میں نماز مغرب اور عشا کے آخری وقت میں نماز عشا ادا کی جائے تو یہ درست ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

"كان رسول الله ﷺ في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء."

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں نماز ظہر مؤخر فرماتے اور عصر کو مقدم۔ اور نماز مغرب مؤخر فرماتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔" (12)

"آثار السنن" میں امام محمد بن علی النیموی نے پہلی حدیث کو صحیح اور دوسری کو حسن قرار دیا ہے۔ (13)

حوالہ 10 "قرآن مجید" پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 103.

حوالہ 11 "سنن نسائی" کتاب مناسک الحج، باب الجمع بین الظهر والعصر بعرفة، حدیث نمبر 2960.

حوالہ 12 "مسند امام احمد" جلد: 6، صفحہ: 135. وطحاوی شریف، جلد: 1، صفحہ: 113. ومستدرک حاکم.

حوالہ 13 "آثار السنن" للعلامة الاجل، والمحدث الاکمل محمد بن علی النیموی، صفحہ: 519، طبع گوجرانوالہ

marfat.com

کام جو سنت نبوی اور سنت صحابہ سے ثابت نہیں لیکن ان کی اصل شرع میں موجود ہے کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے اور بدعت حسنہ کی بعض صورتوں کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ علم نحو اور فرقہ باطلہ کا رد وغیرہا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ حدیث مبار کہ میں ''کل بدعة ضلالة'' یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین و شارحین کے نزدیک اس حدیث میں بدعت سے مراد صرف بدعت سیئہ ہے۔

مزید تفصیل کیلئے شرح مسلم امام نووی، مرقاہ شرح مشکوۃ، اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کتب۔

بدعت سیئہ ''دین میں وہ نئی چیز ہے جس کی شرع میں اصل موجود نہ ہو بلکہ وہ شرع سے متصادم ہو۔''

بدعت سیئہ کی مثال ہے: قادیانیوں روافض اور وہابیہ وغیرہا کے اسلام شکن عقائد باطلہ۔ (العیاذ باللہ من ذالک!)

چھٹا اعتراض: عیدین صرف دو ہیں عید میلاد بدعت ہے

☆جواب☆ یہ غلط ہے کہ سال میں عیدیں صرف دو ہیں اسی مضمون میں ایک حدیث گزری ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کو مسلمانوں کی عید قرار دیا اور جمعہ سال میں پچاس کے قریب تعداد میں آتا ہے۔ اسی طرح حج کے دن کو بھی حدیث پاک میں عید قرار دیا گیا ہے، سعودی عرب میں سالانہ عید الوطنی منائی جاتی ہے جس میں سعودی حکمرانوں کے علاوہ نجدی علماء بھی شامل ہوتے ہیں بلکہ شاہ فہد سے نقدی ریالوں کے لفافے وصول کرتے ہیں۔ کبھی کسی عید میلاد النبی کے مخالف نے سعودیوں کی عید الوطنی کو بدعت قرار نہیں دیا، پاکستان میں یوم پاکستان منایا جاتا ہے اور عید سے بڑھ کر جشن کی کیفیت ہوتی ہے، کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرتا ہے؟

دراصل ان لوگوں کی تربیت ایسے انداز میں کی گئی ہے کہ ان کے سینوں میں حبیب خدا ﷺ کی شان اقدس کا بغض و عناد بھر دیا گیا ہے، وگرنہ دیوبندی علماء نے کچھ عرصہ پہلے دیوبند میں صد سالہ جشن دیوبند منایا جس میں اندرا گاندھی مہمان خصوصی تھیں (العیاذ باللہ من ذالک)

12 ربیع الاول یوم ولادت کو عید منانے کی اصل سورہ مائدہ کی آیت: 114 ہے، جس میں عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔'' اس آیت کی رو سے نعمت پانے کے دن کو عید قرار دینا ثابت ہے۔

ساتواں اعتراض: میلاد میں ڈھول ڈھمکا وغیرہ خرافات ہوتے ہیں

☆جواب☆ اہل سنت وجماعت کے مسلک میں میلاد شریف کے پروگرام میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خرافات قطعاً جائز نہیں، اگر بعض مقامات پر جہلا کے خرافات کی وجہ سے میلاد ناجائز ہے تو پھر نکاح بھی ناجائز ہونا چاہیے کیونکہ ہر جگہ نکاح کے موقع پر بھی خرافات ڈھول ڈھمکا اور خرافات مروج ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی اصل نکاح کو ناجائز نہیں کہتا، اسی طرح اصل میلاد بھی جائز ہے صرف خرافات جہاں کہیں بھی مروج ہیں ناجائز ہیں اور علماء دین و مشائخ عظام کا منصب شرعی ہے کہ وہ امر بالمعروف و نہی المنکر کے تحت میلاد شریف اور اعراس بزرگان دین کو خلاف شرع رسوم سے پاک کریں۔

و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین!

maarfat.com

"Bidat" (innovation) into two: "Bidat-e-Hasna" (good innovation) and "Bidat-e-Saiah" (bad innovation) and many things which are not proved from the Holy Prophet ﷺ and his companions, but have their origin in Islam, are called "Bidat-e-Hasna" (good innovation) some forms of "Bidat-e-Hasna" (good innovation) have been termed as obligatory, as "knowledge of Nahav" and "bad sect" etc. So for as this objection is concerned that the Hadith: "Every Bidat (innovation) is misguidance" The answer to this is that according to all Mohaddisin "Bidat" means only "bad innovation" (Bidat Saiah). "Bidat Saiah" means that new thing which has no origin in Islam, rather it is conflicting with Islam".

Sixth Objection: There are only two Eids, "Eid 'Milad'" is a new innovation.

Answer:

It is wrong that there are only two Eids in a year. In a previously quoted Hadith the Holy Prophet ﷺ had declared Friday as the Eid of the Muslims and there are more than fifty Fridays in a year. Similarly, the Hajj day has also been declared Eid by the Holy Prophet ﷺ. In Saudi-Arabia, Eid-ul-watni is celebrated every year and Najdi Scholars also participate in it. They even receive envelopes of net cash from Shah Fahad. The opponents of Eid 'Milad'-ul-Nabi have never declared Eid-ul-watni of Saudi-Arabia as innovation. In fact, these people have been trained is such a manner that envy for greatness of the Holy Prophet ﷺ has been thrust into their minds. Otherwise, scholars of Dev-band had celebrated hundred years' celebrations of Dev-band where Indra Gandhi was the Cheif guest. The origin of declaring 12th Rabi-ul-Awwal as Eid lies in verse No 114 of Sura Al-Maida in which Hazrat Issa (P.B.U.H) prayed to God to bestow meal from heaven, which becomes Eid for everybody. According to this verse the day of getting a blessing is proved to be an Eid day.

Seventh Objection: There are drums playing etc in 'Milad'.

Answer: According to the religion of Ahl-i-Sunnat-wa-Jamat playing drums or other irreligious activities are not allowed in programmes of 'Milad', However if some illiterate and ignorant persons indulge in such activities, their activities do not make 'Milad' unlawful. The argument is that playing drums and many other irreligious activities are prevalent everywhere in marriage ceremonies, but nobody calls marriage unlawful. Similarly, celebrating 'Milad' is lawful but playing drums or other such activities are unlawful. Therefore, it is the duty of religious scholars and Mashaikh to purge 'Milad' Sharif and Urs of religious saints of such irreligious activities. It is their duty in accordance with Quranic injunction of preaching others to do well and preventing others from doing evils.

وآخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین!

marfat.com

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ شاہ اربل میلاد کا موجد نہیں تھا، انہوں نے صرف اربل میں میلاد کا آغاز کیا، جبکہ پوری دنیا میں اس سے پہلے قدیم زمانہ سے میلاد منانا مروج تھا۔

پانچواں اعتراض: میلاد منانا بدعت ہے کیونکہ سنت نبوی وصحابہ سے ثابت نہیں

☆جواب☆ میلاد کی اصل (شکر خداتعالیٰ، تعظیم رسول، محبت نبوی کا اظہار، صلوۃ وسلام، قرآن کی تلاوت، نعت خوانی، ذکر رسول، اشاعت فضائل نبوی، و تبلیغ دین وغیرھم) شرع شریف میں موجود ہے۔ صرف ہیئت کذائیہ (مخصوص صورت وانداز) اور تاریخ کا تعین لوگ اپنی مرضی کے مطابق خود کرتے ہیں۔ اس پر بدعت (سیئہ) کا اطلاق ہرگز درست نہیں ورنہ سینکڑوں کام مخالفین کے ہاں بھی دین میں مروج ہیں جو سنت نبوی وسنت صحابہ سے ثابت نہیں اور کوئی بھی انہیں بدعت قرار نہیں دیتا۔ مثلاً قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے، قرآن کے حاشیے اور تفاسیر، مخصوص ترتیب کے ساتھ کتب احادیث، مسجدوں کے مینار، دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب، جدید طریقہ ہائے تعلیم، صرف ونحو دیگر علوم وفنون اور تبلیغ دین کے جدید طریقے۔

نیز 12 ربیع الاول کے روز سیرت کانفرنسیں اور دیگر سینکڑوں خالص دینی کام اپنی مخصوص صورت کے ساتھ سنت نبوی وسنت صحابہ سے ثابت نہیں، اسی طرح بے شمار کاموں کی تاریخ اور وقت سب فرقوں کے لوگ خود مقرر کرتے ہیں جیسا کہ تبلیغی اجتماعات کی تاریخ تعلیم کیلئے نظام الاوقات، نماز کی جماعت کیلئے گھڑی کے مطابق روزانہ ایک ہی ٹائم، نکاح کا وقت اور تاریخ وغیرہ۔ اور کوئی بھی اسے بدعت قرار نہیں دیتا حالانکہ یہ نظام الاوقات سنت نبوی وسنت صحابہ سے ثابت نہیں لوگ خود بناتے ہیں۔

تو انصاف یہی ہے کہ تعلیم وتبلیغ کے دیگر پروگراموں کی طرح میلاد شریف میں بھی نئی ہیئت کذائیہ (مخصوص انداز) اور 12 ربیع الاول یا کسی اور تاریخ کے تعین سے بدعت کا ارتکاب لازم نہیں آتا۔

بدعت کا لغوی معنیٰ: ''ایجاد اور نئی چیز ہے'' اور شرع میں بدعت: ''وہ نئی چیز ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حیات میں نہ ہو'' بدعت کا ماخذ یہ حدیث نبوی ہے:

''من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد''

ترجمہ: ''جو ہمارے دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرے جو ہمارے اس دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

حوالہ: ''صحیح مسلم'' کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة، ورد محدثات الامور، حدیث:3242.

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ہر نئی چیز کو مردود قرار نہیں دیا بلکہ اس چیز کو مردود قرار دیا جس کی اصل شرع میں موجود نہ ہو۔ اس حدیث پاک میں واضح اشارہ ہے کہ جس نئے کام کی اصل ہمارے دین میں موجود ہو وہ نیا کام بدعت نہیں ہے، لہذا تعلیم کے جدید طریقے قرآن مجید کے ترجمے، مسجدوں کے مینار، میلاد شریف کے نئے انداز، بدعت سیئہ ومردود نہیں۔ کیونکہ ان سب کی اصل شرع شریف میں موجود ہے۔

اس حدیث مبارکہ کے تحت محدثین نے بدعت کو ''بدعت حسنہ'' و ''بدعت سیئہ'' میں تقسیم کیا ہے اور بہت سے

marfat.com

It clearly shows that king Arbal was not the innovator of 'Milad'. He just started celebrating it in Arbal whereas celebrating of Melad was prevalent in the whole world since olden times.

Fifth Objection:

Celebrating 'Milad' is a new innovation, because it is not proved from the sunnah of the Prophet and his companions.

Answer:

Origin of 'Milad' (gratitude to Allah, expression of love for the Holy Prophet ﷺ, recitation of the Holy Quran, singing praises and description of the Holy Prophet's ﷺ greatness etc) all exist in Islam. However, in 'Milad', people themselves determine their date and peculiar form. Thus, the word new innovation cannot be applied to these things. Otherwise, even opponents of 'Milad' have many things, which are not proved from the Holy Prophet ﷺ companions. Nobody calls them innovation. For example, the translations of the Holy Quran in different languages the explanation of the Holy Quran, books of Hadithin peculiar arrangement, sarf and Nahav, construction of Minarets of Mosques or modern methods of preaching religion. Just as time schedule of religious Congregations is fixed or time is fixed according to clock for prayers, time and date of matrimony; and no one calls them a new innovation, similarly, celebrating 'Milad' in a new manner cannot be called a new innovation.The Literal meaning of "Bidat" (innovation) is "invention or new thing" and in Shariah "Bidat is that new thing which was not present in the Holy Prophet's ﷺ time. There is a Hadith:

"من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهورد"

Translation: He who creates a new thing in our religion and that thing is not in our religion, is condemned.

(Ref: Sahih Musalm. Hadith No. 3242.)

In this Hadith, the Holy Prophet ﷺ did not condemn every new thing but condemned that thing which does not have its origin in Islam. There is a clear hint that the thing, which has its origin in Islam, is not a new innovation. Thus, modern methods of preachings, translation of the Holy Quran, Minarets of Mosques and modern ways of celebrating 'Milad' are not new innovations because they have their origin in Islam.

According to this Hadith, Mohaddisin (the worthy collectors of Hadith) have divided

marfat.com

اسلامیہ میں ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ذالک یوم لدت فیہ."

ترجمہ: "یہ وہ (عظیم) دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔"

ثابت ہوا ولادت کی بار بار خوشی نہ صرف جائز بلکہ سنت نبوی ہے...... اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جمعہ کے روز ایک بار ہوئی لیکن ہر جمعہ کے روز بار بار عید منائی جاتی ہے...... رمضان المبارک میں نزول قرآن ایک بار ہوا مگر جشن نزول قرآن ہر سال منایا جاتا ہے......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و آخرنا."

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں کا) ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے پہلے اور پچھلے (سب کیلئے) عید بن جائے۔ حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 7، سورہ مائدہ، آیت: 114.

معلوم ہوا کہ نزول نعمت کا دن بار بار منانا بلکہ عید اور جشن کے طور پر منانے کی اصل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسی قرآنی اصول کے تحت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور رحمت حضور سید دو عالم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے دن عید اور جشن منانا شرعاً جائز و مستحب ہے۔

چوتھا اعتراض: میلاد منانا شاہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے؟

☆جواب☆ شاہ اربل ملک مظفر ابو سعید کی وفات 630 ہجری میں ہوئی۔ محدث ابن جوزی (المتوفی 597ھ) فرماتے ہیں:

"زمانہ قدیم سے اہل حرمین شریف (مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ) مصر یمن شام اور تمام عرب ممالک اور مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا معمول رہا ہے کہ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے، خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ لباس زیب تن کرتے، قسم قسم کی زیبائش و آرائش کرتے، خوشبو لگاتے، ان ایام میں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے، حسب توفیق نقد و جنس لوگوں پر خرچ کرتے، میلاد شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام بلیغ کرتے، اور اس کی بدولت بڑا ثواب اور عظیم کامیابیاں حاصل کرتے۔ میلاد کی خوشی منانے کے مجربات سے یہ کہ جشن میلاد النبی ﷺ کی برکت سے سال بھر کثرت سے خیر و برکت، سلامتی و عافیت، رزق و مال میں زیادتی، اور شہروں میں امن و امان اور گھربار میں سکون و قرار رہتا۔

حوالہ: "بیان المیلاد النبوی" صفحہ: 57، 58.

محدث ابن جوزی نے جو کہ شاہ اربل کے ہمعصر ہوئے بلکہ شاہ اربل سے 33 سال پہلے وفات پائی، لکھ رہے ہیں کہ قدیم زمانہ سے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور روئے زمین کے مسلمان ماہ ربیع الاول میں میلاد مناتے ہیں اور اس سے قسم قسم کی برکات حاصل کرتے ہیں۔

marfat.com

"ذالک یوم لدت فیه."

"It is that (great) day when I was born"

So it is proved that celebrating the Holy Prophet's ﷺ birth again and again is not only authenticated but also the Sunna of the Holy Prophet ﷺ. The Holy Quran was revealed once but revelation of the Holy Quran is celebrated every year in Ramadan.

The Holy Quran describes the prayers of Hazrat Issa P..B.U.H)

"ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لا ولنا وآخرنا".

Translation: Allah, bestow upon us from heaven a meal which becomes Eid for our ancestors and descendants.

It shows that celebrating a day of revelation of a blessing has its origin in the Holy Quran. According to the same Quranic principle, celebrating Eid on the days of Holy Prophet's ﷺ birth is Lawful because the Holy Prophet ﷺ is the greatest blessing of Allah for both the worlds.

Fourth Objection:

Celebrating Milad is the Innovation of King of Arbal Malik Muzaffar.

Answer:

King of Arbal Malik Muzaffar died in 630 Hjrah. Mohaddis Ibn-e-jozi (died in 597 Hijrah) says: Since olden times, it has been customary for the Muslims of Harmain Sharifain, Egypt, Yemen, Syria and all Arabic countries to hold Muhaafil-i- Millad, put on fine dresses, decorate their homes etc, express their pleasure in these days, give charities and make arrangements to attend such meetings, they get great blessings and achievements through these celebrations. They get peace, protection, abundance of material of things and peace with homes.

(Ref: Biyan al-milad Al-Nabw, Page: 57-58.)

Mohaddis Ibn-e-jozi died thirty-three years before king Arbal and he has written that the Muslims have been celebrating 'Milad' since olden times.

marfat.com

کے روز سوگ منانا شرعاً جائز نہیں البتہ تشریف آوری کی خوشی منانے کی شرعاً کوئی حد نہیں ہر سال جائز ہے

جمعہ کا دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا دن ہے، اور جمعہ کے روز ہی آپ کا یوم وفات بھی ہے لیکن شرع شریف میں جمعہ کو سوگ منانے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ جمعہ کو عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

''ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين.''

ترجمہ: ''بے شک یہ جمعہ عید کا دن ہے اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے۔''

حوالہ: ''سنن ابن ماجه'' كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، حديث: 1088۔

تو جس طرح جمعہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت اور وفات کا دن ہے، لیکن اب جمعہ کے روز صرف عید منانا مشروع ہے اور سوگ ممنوع ہے اسی طرح 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کے ساتھ اگر بالفرض یوم وصال مان بھی لیا جائے تو صرف ولادت کی خوشی جائز ہوگی اور سوگ ممنوع ہوگا۔ کیونکہ سوگ کی مدت صرف تین دن ہے۔

نیز ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک اگر خلقت آدم علیہ السلام کی وجہ سے یوم عید ہے تو 12 ربیع الاول ولادت امام الانبیاء حضرت رحمت للعالمین ﷺ کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ عید ہے۔

دوسرا اعتراض: یوم ولادت 9 ربیع الاول ہے

☆جواب☆ امام بخاری و مسلم کے استاذ حافظ ابو بکر ابن ابی شیبہ نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا:

"عن جابر وابن عباس انهما قالا ولد رسول ﷺ عام الفيل يوم الاثنين الثانى عشر من شهر ربيع الاول"

ترجمہ: ''حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک دونوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں سوموار کے روز ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوئی۔''

حوالہ:"بدايه و نهايه ابن كثير" جلد:2، صفحه:260

اس مضمون کی ایک صحیح الاسناد روایت امام شمس الدین محمد الذہبی نے امام حاکم سے تلخیص المستدرک علی الصحیحین الذہبی 603/2 میں، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لہذا محمود علی پاشا کے 9 ربیع الاول کا قول ان صحیح الاسناد روایات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ویسے بھی سن ہجری کا اجراء دور فاروقی میں 20 جمادی الاولیٰ 17ھ/12 جولائی 638ء کو ہوا تھا اس سے پہلے کا تقویمی ریکارڈ درست نہیں ہے

علاوہ ازیں ہمیشہ سے حرمین شریفین سمیت دنیا بھر میں 12 ربیع الاول ہی بطور یوم ولادت نبوی معمول ہے اور محدث ابن جوزی کے مطابق اہل تحقیق کا اس پر اجماع ہے۔

دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع نے سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 18 اور غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیثوں کے شیخ نواب سید صدیق حسن نے الشمامۃ العنبریہ صفحہ:7 میں 12 ربیع الاول کو یوم ولادت کی تصریح کی ہے۔

تیسرا اعتراض: ولادت ایک بار ہوئی میلاد ہر سال کیوں؟

☆جواب☆ زمانوں کا آپس میں ربط اور زمانے کے ایک حصے کی کڑیاں دوسرے حصے کے ساتھ ملنا شریعت

marfat.com

This Hadith shows that mourning is allowed for only three days after death. Therefore, mourning the Holy Prophet's ﷺ demise every year is prohibited. However, there is no restriction religiously on celebrating the joys of his birth.

Friday is the day of creation of Hazrat Adam and same is the day of his demise but it was never ordered to mourn on Friday, Rather Friday has been declared Eid day Just as there is a Hadith.

(Ref: Sunnan-e-Ibne Maja, 1088)

"ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين."

Translation: Verily this Friday is the Eid day Allah has made it Eid Day for the Muslims.

Just as mourning is prohibited although Friday was the day of Adam's demise, similarly even if 12th Rabi-ul-Awwal is the day of the Holy Prophet's demise, mourning will be prohibited and 12th Rabi-ul-Awwal would be the Eid day, because it is the day of the birth of the Holy prophet ﷺ, who is a blessing for both the worlds.

Second Objection : Thee birthday is 9th Rabi-ul-Awwal.

Answer: Hafiz Abu-baker bin Abi Shaba grand teacher of Imam Bukhari and Imam Muslim) quoted with strong testimony.

"عن جابر وابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عنه نفيل يوم الاثنين الثانى عشر من شهر ربيع الاول"

Translation: Hazrat Jabir and Abdullah bin Abbas both have said that the birth of Holy Prophet ﷺ was on 12th Rabi-ul-Awwal on Monday in the year called Aam-ul-feel. Thus, Mahmood Ali Pasha's claim of 9th Rabi-ul-Awwal as being the Holy Prophet's ﷺ birthday has no authenticity. Moreover, 12th Rabi-ul-Awwal has been accepted universally as being the birthday throughout the world including the Harmain Sharfain and according to Ibn-e-Joz Muhaddith all research scholars have consensus on it. Even a great scholar of Deo-Band Mufti Azam Muhammad Shafi "Seerat-e-Khatmul Ambia Page: 18" and Nawab Siddique Hassan of so-called Ahl-i-Hadith have explained 12th Rabi-ul-Awwal as the birthday of the Holy Prophet ﷺ. (AlshamamatulAmbria Page:7)

Third Objection:

Birth took place once, so why should Melad be celebrated every year?

Answer:

The Holy Prophet ﷺ was asked about fasting on Monday. The Holy Prophet ﷺ said:

marfat.com

میلاد شریف پر چند اعتراضات

1- 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ہے اس روز سوگ ہونا چاہئے۔

2- 12 ربیع الاول یوم ولادت نہیں کیوں کہ ماہر فلکیات محمود علی پاشا نے لکھا ہے کہ 12 ربیع الاول کو تقویم کے مطابق سوموار نہیں آتا بلکہ عام الفیل میں 9 ربیع الاول کو سوموار کا دن بنتا ہے۔

3- ولادت نبوی ایک بار ہوئی ہے لیکن میلاد ہر سال اور بار بار کیوں منایا جاتا ہے۔

4- میلاد منانا شاہ اربل ملک مظفر کی ایجاد ہے۔

5- میلاد بدعت ہے کیوں کہ اس طرح میلاد منانا سنت نبوی سنت صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔

6- عیدیں صرف دو ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ، یہ تیسری عید میلاد النبی ﷺ بدعت ہے۔

7- میلاد میں ڈھول ڈھمکا اور دیگر خلاف شرع امور پائے جاتے ہیں۔ لہذا ناجائز ہے۔

اعتراضات کے جوابات

پہلا اعتراض: 12 ربیع الاول یوم وفات ہے، لہذا خوشی منانا جائز نہیں؟

☆جواب☆ 2 ربیع الاول خوشیوں کا دن ہے سوگ کا نہیں۔ اولاً یہ کہ 12 ربیع الاول کو نبی ﷺ کے یوم وفات ہونے کے بارے میں جملہ روایات ضعیف ہیں اور علم تقویم کی رو سے بھی 12 ربیع الاول کو رسول ﷺ کا یوم وفات ممکن نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے دو باتیں ثابت ہیں: ۱. 10 ہجری میں حجتہ الوداع میں یوم عرفہ 9 ذوالحج جمعتہ المبارک تھا۔ ۲. رسول ﷺ کا وصال سوموار کے روز ماہ ربیع الاول میں ہوا۔

اب 9 ذوالحج 10 ہجری اور ماہ ربیع الاول کے درمیان ماہ محرم اور ماہ صفر دو ماہ آتے ہیں۔ لہذا ذوالحج محرم اور صفر تینوں ماہ جس طرح بھی شمار کرلیں (تینوں ماہ تیس دن کے، دو ماہ تیس دن کے، ایک ماہ انتیس دن کا ایک ماہ تیس دن کا، دو ماہ انتیس دن کے، اور تینوں ماہ انتیس دن کے) کسی بھی صورت میں 12 ربیع الاول سوموار کو نہیں بن سکتا۔

12 ربیع الاول ۱۱ ہجری میں بالترتیب اتوار، ہفتہ، جمعہ، جمعرات میں سے کوئی ایک بن سکتا ہے۔ لہذا شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی نے 12 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو عقل و نقل کے خلاف قرار دیا ہے۔ اور 2 ربیع الاول یوم وفات والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ حوالہ: "فتح الباری شرح بخاری" جلد:8، صفحہ:130

جب 12 ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی وفات ثابت نہیں ہوتی تو اعتراض سرے سے ختم ہو جاتا ہے۔

اور اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ 12 ربیع الاول یوم وفات ہے تو بھی میلاد منانے اور خوشیاں منانے سے کوئی امر مانع نہیں۔ اس لئے کہ بخاری و مسلم سمیت متعدد کتب حدیث میں ۱۰ کے قریب صحابہ و صحابیات سے مروی ہے کہ

"نُھِیَ ان لانحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج."

ترجمہ: "ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم شوہر کے سوا کسی وفات پانے والے پر تین روز کے بعد سوگ (غم) منائیں"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ سوگ منانا وفات کے بعد صرف تین دن جائز ہے۔ لہذا ہر سال نبی اکرم ﷺ کے وصال

marfat.com

Objections to Mehfil-i-'Milad':

1. Rabi-ul-Awal 12 are the day of the passing away of the holy prophet ﷺ. So it should be associated with mourning.

2. Rabi-ul-Awwal 12 is not the day of the birth of the holy prophet ﷺ because according to astrologer Mehmood Ali Pasha, Monday does not fall on 12th Rabi-ul-Awal in the year of the birth of the Holy Prophet ﷺ. Rather Aam ul feel 9th Rabi-ul-Awal falls on Monday.

3. The birth of the holy prophet ﷺ has taken place once. But 'Milad' is celebrated every year and it is celebrated again and again.

4. Celebrating 'Milad' is an innovation (bid-at) started by king of Arbal Malik Muzaffar.

5. Celebrating 'Milad' is a new innovation in Islam because celebrating 'Milad' in this way is not authenticated by the action of the companions of the holy prophet ﷺ.

6. There are two Eids. Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Adha. Celebrating this third Eid, Eid 'Milad'-un-Nabi is a new innovation in Islam.

7. Playing drums and other actions contrary to the teachings of Islam are performed in Mehfil-i-'Milad'. This is unlawful in Islam.

Reply To Objections:

Firstly: Rabi-ul-Awal is the day of celebrations and not of mourning.

Answer: sayings about 12th Rabi-ul-Awwal, being the day of the demise of the Holy Prophet ﷺ are unauthentic. However, two things are proved from Hadith. Firstly, on 10Hijrah youm-i-Arfa i.e. the Zil-Hajj was on Friday during the last pilgrimage performed by the holy Prophet ﷺ. Secondly, the holy prophet ﷺ passed away on Monday in the month of Rabi-ul-Awwal. Two months Moharram and Safar fall between 9th Zil-Haj and Rabi-ul-Awwal. Therefore, if we count Zil-Haj, Muharram and Safar in any manner (whether each of the three months is of thirty days, two months of thirty days each and one of twenty nine days, one month of thirty days and two months of twenty nine days each or the three months of twenty nine days each) in all their cases, 12th Rabi-ul-Awwal cannot fall on Monday. In this perspective 12th Rabi-ul-Awwal of 11th Hijrah can fall on Sunday, Saturday, Friday or on Thursday, respectively in above-mentioned case. Therefore, Hafiz Ibn-e-Hajar Asqlani has declared 12th Rabi-ul-Awwal to be the day of demise of the Holy prophet ﷺ irrational and against every evidence and has preferred to accept 2nd Rabi-ul-Awwal as the day of his demise.

(Reference: Fateh-Al-Bari Sharah-e-Bukhari vol: 8 Page: 130)

When 12th Rabi-ul-Awwal does not prove to be the day of demise of the Holy Prophet ﷺ, the objection becomes baseless and even if 12th Rabi-ul-Awwal may be accepted as the day of the Holy Prophet's ﷺ demise, there is no prevention from celebrating 'Milad' because there are different sayings quoted by the companions of the Holy Prophet ﷺ and described in many books of Hadith including Al-Bukhari and Al-Muslim.

"نهی ان لا نحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج"

Translation. We have been forbidden to mourn at the death of anybody for more than three days except at the death of husband.

marfat.com

☆4۔ عمل میلاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو اپنی نعمت عظمٰی حضور ﷺ عطا کرنے پر اس کے شکر کا اظہار ہے۔ گویا عمل میلاد اللہ کے ارشاد ''و اشکرولی'' ترجمہ: ''میرا شکرادا کرو''۔ کی تعمیل ہے۔

☆5۔ میلاد شریف اشاعت علم کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں فضائل نبوی اور سیرت مصطفیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ جو کہ علوم میں بڑی فضیلت والا علم ہے۔

☆6۔ میلاد شریف سے حضور ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

''من احب شیأ اکثر ذکرہ''یعنی جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہو تو اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ لہذا ذکر فضائل ومیلاد شریف محبت نبوی کی علامت ہے

☆7۔ صدقہ وخیرات اور مہمانوں کی ضیافت، امور خیر ہیں۔ جن پر اجر وثواب ملتا ہے اور برکات حاصل ہوتی ہیں۔

☆8۔ صلوۃ وسلام سے دینی ونیاوی اور اخروی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور خصوصی طور پر بارگاہِ نبوی میں قرب ملتا ہے حدیث پاک میں ہے: "ان اقربکم الی یوم القیمة اکثرکم علی صلوۃ"

ترجمہ: ''تم میں سے قیامت کے روز میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے زیادہ درود شریف پڑھا ہوگا۔

اور میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

☆9۔ قرآن مجید کی تلاوت، سعادات دارین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ محفل میلاد میں قرآن کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔

☆10۔ نعت خوانی کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے، نعت خوانوں کو اپنی دعاوں سے نوازا ہے، بلکہ ایک نعت گو صحابی حضرت کعب بن زھیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی چادر مبارک بھی عطا فرمائی۔ جس سے مسلمان سات صدیوں سے زائد عرصہ تک برکت حاصل کرتے رہے اور بغداد شریف پر ہلاکو خاں کے حملے کے وقت یہ عظیم نشانی ضائع ہوگئی۔ میلاد شریف میں کثرت کے ساتھ نعت خوانی ہوتی ہے، اور یہ حضور ﷺ کی بارگاہ سے انعامات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆11۔ محفل میلاد میں فضائل وکمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے سے آپکی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ ثمر ایمان ہے

☆12۔ سند المحدثین حضرت ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں مکہ مکرمہ میں ولادت نبی کے روز مولد مبارک (جہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی)، میں حاضر ہوا تو لوگ درود شریف پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر کر رہے تھے اور وہ معجزات بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے۔

تو میں نے اس مجلس میں انوار وبرکات کا مشاہدہ کیا، میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔''

حوالہ: "فیوض الحرمین." صفحہ نمبر 27.

marfat.com

Paying honor and homage to the Holy Prophet ﷺ is certainly the greatest deed of piety.

4. Mehfil-i-'Milad' is the expression of gratitude to Allah for bestowing upon humanity the greatest of His blessings in the form of the Holy Prophet ﷺ. In other words Mehfil-i-'Milad' is the compliance of God's injunction , which means 'Express my gratitude.'

5. Mehfil-i-'Milad' has its educative value also. There is description of greatness and achievements of the Holy Prophet ﷺ as well as his life and character. This knowledge is one of the blessed knowledge.

6. Mefil-i-'Milad' is the expression of love and devotion to the Holy Prophet ﷺ.

"من احب شیأ اکثر ذکرہ"

It means that man talks much about the thing he loves the most. Therefore, celebrating 'Milad' or the description of life and character of the Holy Prophet ﷺ is a symbol of love for the Holy Prophet ﷺ.

7. Mehfil-i-'Milad' urges people to charity and hospitality. These are deeds of piety that have their reward with Allah and blessings and graces of Allah are achieved.

8. "Salat and Salam" are a means of getting worldly as well as spiritual blessings. Especially, in the court of the holy prophet ﷺ, Salat and Salam have a great significance. They are means of spiritual approach to the holy prophet ﷺ. There is Hadith:

"ان اقربکم الی یوم القیمة اکثرکم علی صلوة"

Translation: On the Day of Judgment, that person who would have sent plenty of Salat and Salam to me, would be near to me, and it is quite clear that Salat, Salam (Durood) is sent to the Holy Prophet ﷺ in Mehfil-i-'Milad'.

9. The Holy Quran is also recited in the Mehafil-i-'Milad'. Recitation of the Holy Quran is also a source of great spiritual and wordly blessings.

10. Na'at Khawani (singing praise of the Holy Prophet ﷺ) is an action which has been appreciated by the Holy Prophet ﷺ. The Holy Prophet ﷺ has blessed those who sing his praises, with prayers and bestowed his cloth-sheet upon such persons named Hazrat Ka-ab-bin-Zohair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). The Muslims got blessings from that sheet for seven centuries.

This blessed sheet was lost during the attack of Halaku Khan on Baghdad. Praises of the Holy Prophet ﷺ are also recited in the Mefil-i-'Milad'. These praises are the best source of getting blessings and rewards from the holy prophet ﷺ.

11. The description of greatness and achievements of the holy prophet ﷺ produces a passion for obeying the holy prophet ﷺ and acting upon the path told by him and that is the real fruit of belief.

12. Hazrat Shah Wali Ullah Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ says, "I visited the birth-place of the Holy Prophet ﷺ in the blessed city of Makkah, People were sending 'Durood' upon the holy prophet ﷺ and describing about his birth and talking about those miracles which took place at the time of his birth. I saw blessings and spiritual lights in that meeting. I realized that those spiritual lights were of angels who are deputed to such meetings. I saw that spiritual lights of the angels and divine blessings were mingled with each other. (Ref: Fayooz-ul-Harmain Page27)

marfat.com

اس آیت میں اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضورا کرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت و فضل عظیم ہیں آپ کی آمد کی خوشی میں جشن منانا اس آیت مبارکہ کی تعمیل ہے اور شاندار نیکی ہے۔

بخاری شریف میں ہے:

''(حضرت ثویبیہ کو ابولہب نے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کردیا تھا) جب ابولہب فوت ہوا تو اُسے گھر کے ایک فرد (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: تم کس طرح ہو۔ ابولہب نے جواب دیا: میں نے تمہاری جدائی کے بعد کوئی بھلائی نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ مجھے ثویبیہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مشروب پلایا جاتا ہے۔''

حوالہ: ''صحیح بخاری شریف'' کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعناکم الخ، حدیث: 4711.

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں:

''اس واقعہ میں میلاد منانے والوں کیلئے اور جو رسول ﷺ کی ولادت کی شب مسرور ہوتے ہیں اور اپنی دولت خرچ کرتے ہیں، ان کیلئے سند ہے۔ ابولہب کافر تھا، اسکی مذمت میں قرآن نازل ہوا، جب اس نے نبی ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا (باندی آزاد کی) تو اسے بھی جزاء دی گئی، تو ایک مسلمان جس کا دل محبت نبی سے بھرا ہوا ہے اگر نبی ﷺ کی خوشی منائے اور دولت خرچ کرے تو اُس کا کیا حال ہو گا۔'' حوالہ: مدارج النبوۃ.

☆3۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انا ارسلنک شاهداً ومبشر ونذيرا، لتومنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرةً واصيلاة''

ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، تا کہ (انکی یہ شانیں دیکھ کر) تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس رسول کی عزت کے ساتھ مدد کرو۔ اور انکی تعظیم بجالاؤ۔ اور (پھر) اس اللہ کی صبح و شام تسبیح بیان کرو۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 26، سورہ فتح، آیت: 8، 9.

اس آیت مبارکہ میں بعثت نبوی کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا ہے کہ اہل ایمان پیارے مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم بجا لائیں، محدث کبیر علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

''ومن تعظيمه عمل المولد''

ترجمہ: ''میلاد منانا بھی آپکی تعظیم کا حصہ ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب''

ترجمہ: ''اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اُسکے دل کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 17، سورہ حج، آیت: 32.

اور یقیناً حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نشانی ہیں، آپ کی تعظیم و توقیر افضل ترین عبادت ہے۔

marfat.com

In this verse, God has given the injunction to feel happy and celebrate that pleasure. The birth of the Holy Prophet (ﷺ) is the greatest blessing and grace of Allah. Celebrations regarding the birth of the Holy Prophet ﷺ are in accordance with the injunctions of the verse and is a grand virtue.

There is a Hadith in Al-Bukhari:

"Abu Lahab set Hazrat Swabia free when he got the happy news of the birth of Holy Prophet ﷺ. When Abu Lahab died, one of the members of his family (Hazrat Abbas رضی اللہ تعالیٰ عنہ) saw him in dream and asked him how he was. Abu Lahab replied, "I have got no pleasant times after separation from you except that I am given drink because of setting Swabia free."

(Reference: Al-Bukhari Hadith No: 4711)

Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ comments on the above mentioned incident:

"This Hadith is a testimony for those people who celebrate the birth of the Holy Prophet ﷺ or express their pleasure at the night of the birth of the Holy Prophet ﷺ and spend money for this purpose. Abu Lahab was a non-believer and the Holy Quran condemned him. Even he was rewarded for expressing pleasure at the birth of the Holy Prophet ﷺ. How great is the Muslim who has love for the Holy Prophet ﷺ in his heart, celebrates the birth of the Holy Prophet ﷺ and spends money for this purpose, be rewarded.

(Reference: Madarij-un-Nabuwwat)

3. Allah, the Great, says in the Holy Quran: "Part 26, Surah Fatah, Verse 8,9"

"انا ارسلنک شاھداً و مبشر و نذیرا، لتومنوا باللہ ورسولہ و تعزرروہ و توقروہ و تسجوہ بکرۃ واصیلاۃ."

Translation: Verily, we have sent you "Shahid (one who sees and is present), Mubasshir (one who gives glad news) and "Nazeer" (one who frightens the people of consequences of disobedience to Allah so that you people (after seeing these blessed characteristics of the Holy prophet ﷺ) may believe in Allah and his prophet and help the prophet with respect and then mention the Greatness of Allah in day time and at night.

(Reference: Al Quran, Part No: 26, Surah Fatah Verse No: 8,9)

In this verse, one of the purposes of prophethood of Hazrat Muhammad is that the Muslims should respect and pay homage to the Holy Prophet ﷺ. A mohaddis- Allama Jalal-ud-Din Sauti says:

"ومن تعظیمہ عمل المولد"

Translation: Celebrating 'Milad' is a part of respecting and paying homage to the Holy Prophet ﷺ. Allah says:

"ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب".

Translation: And he, who respects the revelations of Allah, does so because of piety of his heart. (Reference: Al Quran Part No: 17 Surah Al-Hajj Verse No: 32)

And certainly the Holy Prohpet (ﷺ) is the greatest revelation and blessing of Allah.

maktabah.com

میلاد شریف کی برکات
اور
اعتراضات کے جوابات

پیشوائے اہلسنت
پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''میلاد'' کا معنیٰ ہے: ولادت کا وقت یا عظیم الشان ولادت۔'' مولد کا معنیٰ بھی ولادت کا وقت ہے۔

اہل اسلام کے عرف میں میلاد یا مولد سے مراد سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہے۔ اور محفل میلاد یا جلسہ میلاد یا میلاد کانفرنس سے مراد ایسا روح پرور اجتماع ہے جس میں سرکارِ مدینہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت طیبہ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے عجیب وغریب واقعات کا تذکرہ کرکے قسم قسم کی برکات حاصل کی جائیں۔

ذکرولادت نبی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سورہ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور ولادت کے وقت ان انبیاء عظام کی ظاہر ہونے والی عظمتوں اور شانوں کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح سنت رسول، سنت صحابہ واہل بیت اور سنت سلف صالحین سے بھی ذکر میلاد ثابت ہے۔ اور محدثین نے تو کتب احادیث میں مولد النبی ﷺ کے عنوان سے ابواب باندھے ہیں

میلاد شریف کے بے شمار فائدے اور برکات ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆1۔ ذکر انبیاء سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور قلب میں ثبات پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک."

ترجمہ: ''اور یہ سب کچھ انبیاء کی خبریں ہم آپ پر بیان کرتے ہیں جن کے سبب ہم آپ کے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 12، سورہ ہود، آیت: 120.

توحید اور تمام عقائد اسلامیہ دعوے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ ان پر دلیل ہیں۔ دلیل ثابت ہونے سے دعویٰ ثابت ہوتا ہے، اس لئے حضور ﷺ کے فضائل وکمالات کی بڑی اہمیت ہے، میلاد میں حضور ﷺ کے کمالات ومعجزات کا تذکرہ کرکے ایمان کو مضبوط کیا جاتا ہے۔

☆2۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قل بفضل الله و برحمته فبذالک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون."

ترجمہ ''آپ فرمادیں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے ساتھ پس اسی پر وہ (اہل ایمان) خوش ہوں۔ یہ خوشی اس (دولت) سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 11، سورہ یونس، آیت: 58.

marfat.com

Blessings of Milad Sharif And Answers to Objections

Pir Muhammad Afzal Qadri

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Translation: "Allah's name The Most Affectionate, the Merciful."

'Milad' means 'time of birth' or 'greatly splendid birth'. According to the Muslims, "'Milad'" or "Moallid" means the birth of the chief of prophets Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) "Mehfil-i-Milad" or "Milad Conference" refers to that spiritual congregation in which God's blessings are obtained by mentioning about those strange and miraculous incidents which took place at the auspicious time of the birth of the Holy Prophet ﷺ.

Describing and mentioning the birth of the Holy Prophet ﷺ is the Sunnah or Method of Allah. Allah has described the auspicious glories and incidents which took place at the birth of Hazrat Isaa علیہ السلام in Surah Maryam and those which took place at the birth of Hazrat Moosa علیہ السلام in Surah Al-Qasas. Similarly, illustrations describing about the birth of the Holy Prophet ﷺ ('Milad') are available in the Sunnah of the Holy Prophet ﷺ, the Sunnah of companions of the Holy Prophet ﷺ and the Sunnah of their virtuous followers. The worthy collectors of Hadith (Mohaddisin) have written chapters under the title of the birth of the Holy Prophet ﷺ. "'Milad' Sharif" has a number of blessings and benefits. Some of them are listed below:

1 Remembering the prophets strengthens man's belief and spiritual stability is created in heart. Allah says in the Holy Quran. "Surah Hood, Part 12, Verse 120"

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک"

Translation: "And we narrate all these incidents of prophets through which we strengthen your heart."

Belief in oneness of Allah and all other beliefs given by Islam are Assertions and Hazrat Muhammad (Peace be upon him) is the argument on these assertions. When an argument is proved, the Assertion is also proved. Therefore, the glory, splendour and achievements of Hazrat Muhammad (Peace be upon him) have a great importance. The description of Splendor miracles and achievements of the Holy Prophet ﷺ strengthens man's belief.

Allah says in the Holly Quran

("Surah Younas Part 11 Verse 58") "قل بفضل الله و برحمته فبذالک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون"

Translation: Say that they (the believers) are happy with the blessing and grace of Allah and this happiness is better than that (worldly wealth) which people accumulate. (Al-Quran 11 58)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف ونحو وادب عربی، اور منطق و فلسفہ وعلم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 550 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات ''شریعت کالج طالبات'' کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆...... ''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆...... ''جامع مسجد عیدگاہ'' تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆...... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پر خلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری

مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد و مدارس کثیرہ

marfat.com

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو بھلائی کی دعوت دے۔ نیک کام کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں سالانہ عظیم الشان شہادت کربلا کانفرنس اور قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات اختتام پذیر

صدارت کے فرائض پیشوائے اہلسنت حضرت پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) نے انجام دیئے، ملک بھر سے ہزارہا عوام وخواص کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی کثیر عقیدتمندان اور علماء نے شرکت کی۔ دور دراز سے باپردہ خواتین اور مردوں کے قافلے آخری دعا تک شریک ہوتے رہے۔ جن کیلئے علیحدہ علیحدہ وسیع اور شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری خطبہ صدارت میں اسوۂ شبیری پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے سیاسی نظام کی اصلاح کیلئے علم جہاد بلند کیا۔ اسلام میں حاکم کیلئے مسلمان ہونے کے بعد عادل ہونا ضروری ہے اور عادل وہ ہوتا ہے جو ظلم اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو جبکہ یزید فاسق وفاجر، شرابی اور ظالم تھا۔ حضرت امام حسین نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے اور اسکی پاداش میں عظیم قربانیاں پیش کر کے امت مسلمہ کو ظالم اور بے دین حکمرانوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا سبق دیا۔ انہوں نے کہا کہ محبت حسین کا اصل تقاضا یہی ہے کہ مسلمان تحفظ اسلام کیلئے میدان عمل میں آئیں اور یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ اور بدکردار حکمرانوں سے نجات حاصل کر کے صالح حکمرانوں کی حکومت قائم کر کے نظام مصطفی ﷺ کا نفاذ کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ناموس رسالت کا ہے۔ ڈنمارک اور دیگر ممالک میں دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے آقا ومولیٰ ﷺ کے کارٹون بنا کر دنیا بھر کے غلامان نبی اکرم ﷺ کی غیرت کو للکارا ہے اور امن عالم کو تباہ کرنے کی خطرناک سازش کی ہے۔ مقررین نے قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دنیا بھر میں عظیم دینی، علمی اور روحانی خدمات کی بناء پر آپ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور بتایا کہ حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم الشان عالم ربانی صاحب کرامات ولی کامل تھے۔ انہوں نے لاکھوں لوگوں کو گمراہی سے نکال کر جنت کے راستے پر گامزن فرمایا اور عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی قائم کردہ خانقاہ نے ہر دینی مشن اور ملی تحریک میں بے مثل کارنامے انجام دیئے ہیں۔ جامعہ قادریہ عالیہ وشریعت کالج طالبات کے مہتمم پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے جب آخری دعا کروائی تو کئی ایک رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے، حاضرین کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ لاکھوں کی تعداد میں درود شریف اور دیگر اوراد اور سینکڑوں قرآن پاک نبی اکرم ﷺ، آپکی امت، شہدائے کربلا اور صاحب عرس کو ایصال ثواب کئے۔ پروگرام روحانی وجدانی اور نہایت پرسکون وروح پرور رہا، لوگوں کی تربیت نہایت اعلیٰ طریقہ سے کی گئی۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کی دستار مبارک کی زیارت صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری نے کرائی، زیارت کے دوران ایک حسین سماں بندھا رہا۔ آخر میں بیشمار لوگوں نے پیر صاحب کے ہاتھوں پر روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے کیلئے بیعت کی۔ وسیع پیمانہ پر لنگر شریف کا انتظام پورا دن جاری رہا، پارکنگ اور نظم ونسق بھی مثالی تھا، پیر صاحب کا تاریخی خطاب ایک شمع پرضیاء تھا۔

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ ماہ اپریل 2006ء میں مختصر دورہ برطانیہ فرمائیں گے!

پیر محمد عثمان افضل قادری کی زیر قیادت عالمی تنظیم اہلسنت کے وفد کی ”گستاخانہ خاکوں“ سے متعلق ناروے کے سفیر سے ملاقات ومذاکرات

صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری، علامہ سلیم اللہ تابانی، الحاج شیخ عبدالخلیل، مولانا احمد سعید قریشی، صاحبزادہ محمد زبیر چشتی ودیگر وفد میں شریک تھے

گستاخانہ خاکوں کے خلاف تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے عالمی تنظیم اہلسنت نے گستاخی رسول کے انسداد کیلئے عالمی سطح پر قانون سازی کیلئے اسلام آباد میں مختلف ممالک کے سفیروں کو یادداشتیں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک وفد نے اسلام آباد میں ناروے کے سفیر سے ملاقات کی گستاخانہ خاکوں کے مسئلے پر مذاکرات کئے اور پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہلسنت اور دیگر مذہبی تنظیموں کی طرف سے ایک یادداشت پہنچائی۔ یادداشت میں واضح کیا گیا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں اور اگر یورپ کے دانشوروں نے گستاخی رسول کے انسداد کے لیے اقدامات نہ اٹھائے تو امن عالم کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ یادداشت میں حکومت ناروے کی جانب سے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر مسلمانوں سے معذرت کو ایک مثبت قدم قرار دیا گیا۔ یادداشت میں حکومت ناروے سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ تمام انبیاء کرام کی گستاخی روکنے کیلئے نہ صرف ناروے میں قانون سازی کرے بلکہ UNO کے ذریعے دنیا بھر میں ایسی قانون سازی کیلئے کردار ادا کر کے ایک اور مثال قائم کرے۔

ناروے کے سفیر Janis Bjorn Kanavin نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ وہ گستاخانہ خاکوں کے خلاف مسلمانوں کی تشویش اور انکے مطالبات سے اپنی حکومت کو آگاہ کرینگے اور گستاخی انبیاء کے انسداد کے سلسلہ میں موثر اقدامات اٹھانے کیلئے اپنی حکومت کو بریف کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم گستاخانہ خاکوں کے سلسلہ میں معذرت خواہ ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ آئندہ ایسا کوئی بھی فعل سرزد نہ ہو جس سے کسی بھی پیغمبر کے ماننے والوں کے جذبات مجروح ہوں۔ اور ہمیں عالمی تنظیم اہلسنت کی طرف سے جو یادداشت دی گئی ہے وہ جامع اور مسلمانوں کے جذبات کی مکمل عکاس ہے میں اسے اپنی حکومت تک پہنچاؤنگا اور یہ بھی درخواست کرونگا کہ اسے عالمی دنیا تک پہنچایا جائے اور قانون سازی کے حوالہ سے اقدامات کئے جائیں، اس موقع پر ڈپٹی ہیڈ آف مشن منسٹر قونصلر مسٹر ایلف آرنے رام سلن بھی موجود تھے۔

خطیب اسلام علامہ پیر محمد ظہیر القادری صاحب کے والد محترم اور دیگر ان احباب جن کے اعزا و اقرباء وفات پا گئے ہیں ادارہ تعزیت کرتا ہے اور مرحومین کیلئے دعا گو ہے

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
: ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

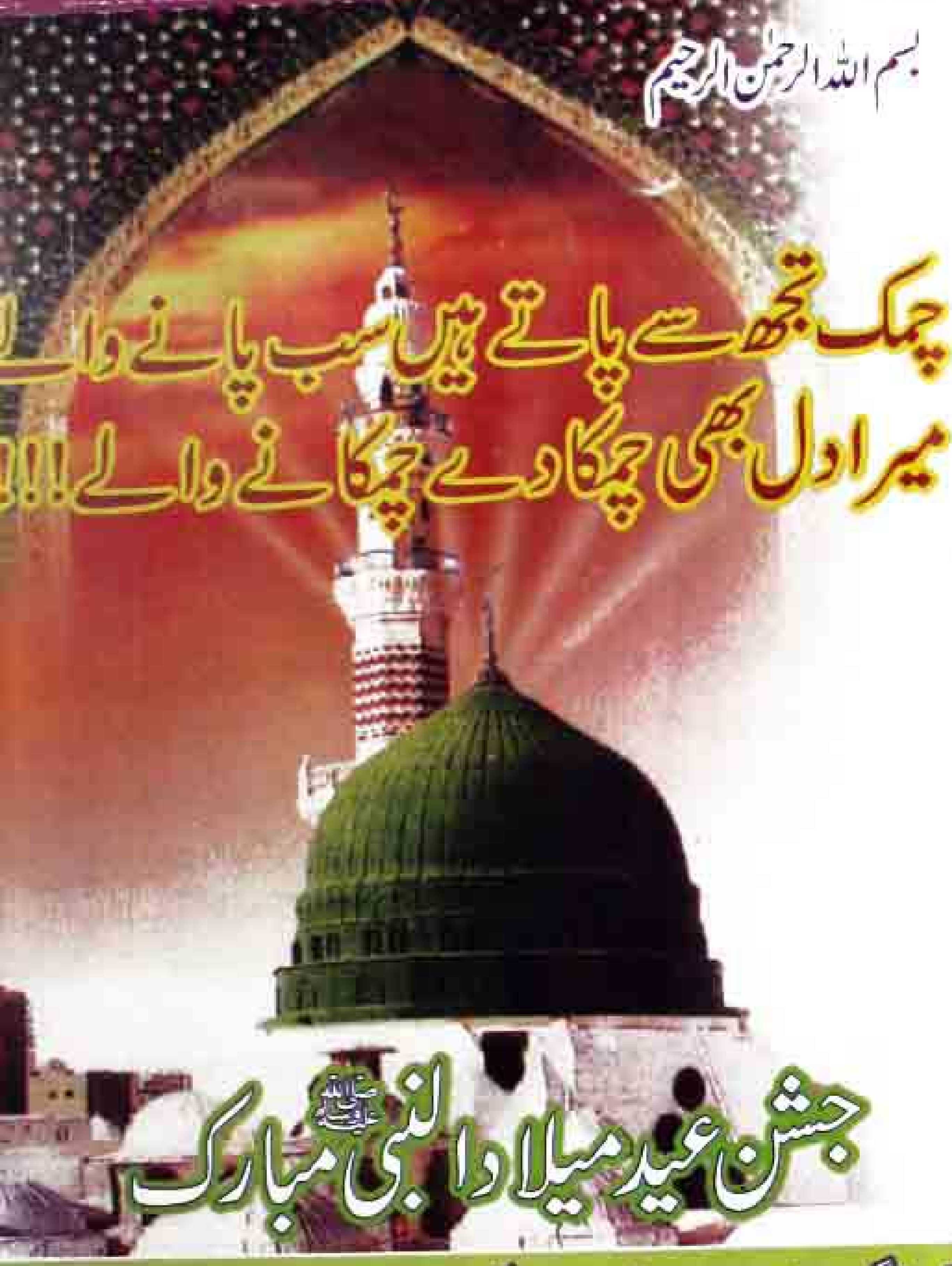

کریم آقا! رحیم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!
ترے فقیروں کی خیر آقا!
ترے گداؤں کی خیر آقا!
جو ڈوب رہی ہیں جو بجھ رہی ہیں
اب ان صداؤں کی خیر آقا!
ستم کی گہری یہ رات بیتے
کہ اہل حق کی سپاہ جیتے!
ربیع الاول کے لمحوں کو حکم دیجیے!
کہ اہل اسلام پر
نئی رتوں میں نئی مہک سے
روش روش پر بہار برسے!
ربیع الاول کرم کی برکھا
رحمتوں کی پھوار برسے!
عظیم آقا! کریم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!
درود تجھ پر سلام آقا!
سلام تجھ پر درود آقا!

12 ربیع الاول کو عالمی تنظیم اہلسنت شہر گجرات کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبی کے سلسلہ میں

جلوس میلاد ٹھیک 9 بجے صبح "باب غوث اعظم" بائی پاس روڈ گجرات سے شروع ہوگا
میلاد کانفرنس 11 بجے دن "عنایت پارک" نزد فوارہ چوک گجرات میں منعقد ہوگی۔

قائد اہلسنت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ
مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت، سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات سرپرستی فرمائیں گے۔

احباب اہلسنت قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں! سرگودھا روڈ اور ریلوے روڈ کے دوکاندار و دیگر حضرات جلوس کا شایان شان استقبال کر کے محبت نبوی کا مظاہرہ فرمائیں!

منجانب: عالمی تنظیم اہلسنت شہر گجرات، و بزم طلبہ جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات

فون 053-3521401-2، 053-3001401 فیکس 3511855 موبائل 0333-8403748، 0300-9622887
شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402 ای میل qadri@ahlesunnat.info ویب ahlesunnat.info

marfat.com